اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
MAY 2013
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 229
Regd. # SC-1177

سِهَامُ الاصَابَةِ فِى الدَّعَوَاتِ المُستَجَابَةِ

کا اردو ترجمہ بنام

دعائیں کیسے قبول ہوں؟

تصنیف
شیخ الاسلام امام المحدثین، استاذ الائمۃ
امام جلال الدین سیوطی شافعی (المتوفی ۹۱۱ھ)

ترجمہ و تحقیق
خلیفہ مفسر اعظم پاکستان
مولانا مفتی اعجاز احمد قادری اویسی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

دعاؤں کی قبولیت اور اپنی حاجتوں کے حصول کیلئے

احادیث مبارکہ پر مشتمل ایک مفید کتاب

سِہَامُ الاِصَابَۃِ فِی الدَّعْوَاتِ الْمُسْتَجَابَۃِ

کا سلیس اُردو ترجمہ بنام

دعائیں کیسے قبول ہوں؟

تصنیف

شیخ الاسلام، امام المحدثین، حجۃ اللہ علی الارض

امام جلال الدین سیوطی شافعی

المتوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ وتحقیق

خلیفہ مفسر اعظم پاکستان

مولانا مفتی اعجاز احمد قادری اُویسی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

نام کتاب : سهام الاصابة فی الدعوات المستجابة

تصنیف : شیخ الاسلام امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ

ترجمہ وتحقیق : مولانا مفتی اعجاز احمد قادری أویسی

سن اشاعت : جمادی الثانی 1434ھ۔مئی 2013ء

سلسلہ اشاعت نمبر : 229

تعداد اشاعت : 3300

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون:32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

پیش لفظ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ بندوں کی دُعاؤں کو قبول فرماتا ہے حالانکہ دعاؤں کا قبول کرنا اس کے ذمے لازم نہیں ہے اور اُس نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اُس سے دُعا مانگیں حالانکہ وہ بن مانگے دینے پر قادر ہے، جس سے معلوم ہوا کہ دُعا مانگنا اُسے پسند آتا ہے، دُعا مانگنے والے سے وہ راضی ہوتا ہے۔ پھر اس کا فضل کہ اُس نے ایسے اوقات عطا کئے کہ جن میں دُعائیں قبول ہوتی ہے جیسے شب قدر، شب برأت، شب عرفہ، یوم عرفہ، شب مزدلفہ، بوقتِ سحر، ماہِ رمضان وغیرہا۔ اسی طرح کچھ مقامات کو یہ شرف عطا کیا ہے کہ جن مقامات پر دعائیں مانگنے سے دعائیں قبول ہوتی ہیں جیسے بیت اللہ شریف، ملتزم، میدانِ عرفات وغیرہا۔ پھر دعاؤں کی قبولیت کے لئے نبی کریم ﷺ پر درود شریف کو اس طرح ضروری قرار دے دیا گیا ہے کہ بغیر درود شریف کے دُعا قبولیت کا شرف پاتی ہی نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ نے امت کی بھلائی کے لئے اس موضوع پر احادیث نبویہ علیہ التحیۃ والثناء کو ایک رسالہ کی صورت میں جمع کیا، پھر حضرت علامہ مولانا محمد اعجاز احمد قادری اُویسی نے اُن لوگوں کے لئے جو عربی زبان نہیں جانتے اُن کی خیر خواہی کی اور اس مبارک رسالے کا اُردو زبان میں ترجمہ کیا، یہ ترجمہ احقر نے حرفاً حرفاً پڑھا اور بہت خوب پایا، بامحاورہ، آسان ترجمہ ہے، زبان میں روانی ہے اور عربی عبارت کے مفہوم کو اردو زبان میں ادا کرنے کی حتی المقدور کوشش کی اور جہاں جہاں ضرورت محسوس ہوئی آپ نے تشریح وتوضیح بھی فرمائی ہے جسے ترجمہ کے خط سے باریک خط میں لکھ کر بریکٹ میں بند کیا گیا ہے تا کہ ترجمہ اور تشریح میں فرق رہے۔ اور آپ نے اس رسالہ میں مذکورہ احادیث نبویہ کی تخریج بھی فرمائی ہے اور آخر میں مآخذ ومراجع بھی تحریر فرمائے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ مولانا محمد اعجاز قادری اُویسی کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) اسے اپنے مفت سلسلۂ اشاعت کے 229 ویں نمبر پر شائع کرنے کا اہتمام کر رہی ہے۔ یاد رہے یہ ترجمہ پہلی بار شائع ہو رہا ہے۔

محمد عطاء اللہ نعیمی غفرلہ

شرفِ انتساب

تاجدارِ کائنات، شہنشاہِ ارض وسما، محبوب دوعالم

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِبْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ ھَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ قُصَیِّ بْنِ کِلَابِ

بْنِ مُرَّۃَ بْنِ کَعْبِ بْنِ لُوَیِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِھْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ کِنَانَۃَ بْنِ

خُزَیْمَۃَ بْنِ مُدْرِکَۃَ بْنِ اِلْیَاسَ بْنِ مُضَرِ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ اِلٰی سَیِّدِنَا

اَبِی الْبَشَرِ آدَمَ صَفِیِّ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ

اپنے آقا وشفیع صلی اللہ علیہ وسلم اور اِن تمام نفوس قدسیہ کے نام

جن کے ناموں کی سند بلاشبہ

کائنات میں سب سے عالی واعظم اور سلسلۃ الذھب ہے

گر قبول اُفتد زھے عزّ و شرف

طالب نگاہ وکرم

گدائے درگاہ سیدنا امام العاشقین اُویس قرنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ابو محمد اعجاز احمد قادری اویسی غَفَرَلَہٗ وَلِوَالِدَیْہِ

سِهَامُ الاصَابَةِ

فِي

الدَّعْوَاتِ الْمُسْتَجَابَةِ

تصنیف

شیخ الاسلام، امام المحدثین، استاذ الائمۃ

امام جلال الدین سیوطی شافعی

المتوفی ۹۱۱ ھ

آغازِ کتاب

الحمدللّٰہ الذی لایخیب راجیہ ولا یردُّ داعیہ

والصلوٰۃ والسلام علی سیّدنا محمّد و آلہ وصحبہ الاکرمین امّا بعد:

یہ رسالہ اُن مقبول دعاؤں کے بارے میں ہے جس میں قبولیت کا وصف کبھی تو دعا مانگنے والوں کے سبب سے ہوتا ہے اور کبھی یہ فضیلت کسی (مبارک) وقت ومکان یا پھر دعا کے (الفاظ وکلمات) کی عظمت کے باعث ہوتی ہے اور اس بارے میں جو احادیث مبارکہ آئیں (میں نے اُن میں سے کچھ کو یکجا کیا) اور اِس کتاب کا نام ''سھام الاصابۃ فی الدعوات المستجابۃ'' رکھا ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے اس (کتاب کی تکمیل ونفع مندی) کے لیے مدد کا طالب ہوں نیز میں نے اس کتا ب کو چار فصلوں اور ایک بابرکت خاتمہ پر ترتیب دیا ہے۔

جن افراد کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

۱۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابٌ [وفی الترمذی وأبی داؤد "مُسْتَجَابَاتٌ"] **لَهُنَّ لَا شَکَّ فِیهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدَیْنِ عَلَی الْوَلَدِ**

یعنی، تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں اور اِن کی مقبولیت میں کوئی شک نہیں: (1) مظلوم کی دعا (2) مسافر کی دعا (3) والدین کی اولاد کے لیے بددعا۔

اسے امام بخاری نے الادب (المفرد) میں نیز امام ابوداؤد اور امام ترمذی علیہم الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۱)

۲۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ وَاِنْ کَانَ فَاجِرًا فَفُجُورُهُ عَلٰی نَفْسِهِ

یعنی، مظلوم کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے اگرچہ وہ فاسق ہی کیوں نہ ہو (پس اگر وہ فاسق برا ہے تو) تو اس کا فسق (براہونا) خود اس کی ذات کے لیے ہے (یعنی وہ اس برائی کا خود جواب دِہ ہے، دعا کے قبول ہونے میں اُس کی وجہ سے کوئی رکاوٹ نہیں)۔

امام احمد اور امام بزار نے اسے سند حسن کے ساتھ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ

۱۔ سنن ابی داؤو، کتاب الصلوٰۃ، باب الدعابظهر الغیب، ص ۲۶۴، رقم ۱۵۳۶، سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی دعوة الوالدین، ص ۴۳۶، رقم ۱۹۰۵، سنن ابن ماجة، کتاب الدعا، باب دعوة الوالد، ص ۶۳۷، رقم ۳۸۶۲، الادب

عنہ سے روایت کیا ہے جبکہ امام احمد (کی ایک اور روایت جو) حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں ﴿وَاِنْ كَانَ كَافِرًا﴾ یعنی اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔(۲)

۳۔ حضرت سیدتنا اُم حکیم (بنت وَدَّاع الخُزاعِيَّة) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دُعَاءُ الْوَالِدِ يُفْضِیْ اِلَی الْحِجَابِ

یعنی، والد کی دعا حجاب (مقبولیت) تک پہنچتی ہے (یعنی قبول ہوتی ہے)۔

اسے امام ابن ماجہ علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۳)

۴۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: اَلصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ

یعنی، تین افراد ایسے ہیں جن کی دعائیں ردّ نہیں کی جاتیں: (1) افطار کے وقت روزہ دار کی دعا (2) عدل کرنے والے امام کی دعا، (3) مظلوم کی دعا۔

اسے امام ترمذی علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(٤)

۲۔ مسند امام احمد، ج ١٤، ص ٣٩٨، رقم ٨٧٩٥، مسند ابی داؤد طیالسی، ج ٤، ص ٩٢، رقم ٢٤٥٠، مسند الشهاب للقضاعی ج ١، ص ٢٠٨، رقم ٣١٥، المصنف لابن ابی شیبة، ج ١٠، ص ٦٩، رقم ٢٩٨٦٥ جمع الجوامع للسیوطی، ج ٥، ص ٨، رقم ١٤١٠٣، مجمع الزوائد مع بغية الرائد للهيثمی، ج ١٠، ص ٢٣٠، رقم ١٧٢٢٧

۳۔ سنن ابن ماجة، کتاب الدعا، باب دعوة الوالد، ص ٦٣٧، رقم ٣٨٦٢، جمع الجوامع للسیوطی، ج ٤، ص ٨٠٦، رقم ١٤٠٩٣

٤۔ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب العفو والعافية، ص ٨١٧، رقم ٣٥٩٨، سنن ابن ماجة، کتاب الصیام، باب فی الصائم لا ترد دعوته، ص ٣٠٤، رقم ١٧٥٢، صحیح ابن

۵۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلاثٌ [ثَلاثَةٌ] لا یَرُدُّ اللّٰہُ دُعَائَھُمُ الذَّاکِرُ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَالْمَظْلُوْمُ وَالامَامُ الْمُقْسِطُ :

یعنی، اللہ تعالیٰ تین افراد کی دعائیں رد نہیں فرماتا: (1) اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا کثرت سے ذکر کرنے والا (2) مظلوم (3) عدل و انصاف کرنے والا امام۔

اسے امام بیہقی علیہ الرحمہ نے شعب (الایمان) میں روائنت کیا ہے۔(۵)

۶۔ حضرت سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَرْبَعَةٌ دَعْوَتُھُمْ مُسْتَجَابَةٌ الامَامُ الْعَادِلُ وَالرَّجُلُ یَدْعُوْ لأَخِیْهِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَرَجُلٌ یَدْعُوْ لِوَالِدِہٖ [لِوَالِدَیْهِ]

یعنی، چار لوگوں کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں: (1) عدل کرنے والا امام (2) اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لیے دعا کرنے والا (3) مظلوم (4) اپنے والدین کے لیے دعا کرنے والا (ان تمام افراد کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں)۔

اسے امام ابونعیم علیہ الرحمہ نے حلیۃ (الاولیاء) میں روایت کیا ہے۔(۶)

۷۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۵۔ شعب الایمان للبیهقی، ج ۹، ص ۴۶۹، رقم ۶۹۷۳، جامع الصغیر للسیوطی، ص ۱۷۶، رقم ۲۲۰۸، فیض القدیر للمناوی، ج ۳ ص ۳۲۷، رقم ۳۵۳۱، مجمع الزوائد مع بغیة الرائد للهیثمی، ج ۱۰، ص ۲۳۱، رقم ۱۷۲۲۹۔

۶۔ جمع الجوامع للسیوطی، ج ۱، ص ۵۸۴، رقم ۲۹۲۸، کنز العمال للمتقی، ج ۲، رقم ۳۳۰۴

دَعْوَتَانِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمَرْءِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ :

یعنی، دو دعائیں ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ (کے قبول کرنے) اور اُن دعاؤں کے (قبول ہونے کے) درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا: (1) مظلوم کی دعا (2) بندے کی اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لیے دعا۔

اسے امام طبرانی علیہ الرحمہ نے (معجم) الکبیر میں روایت کیا ہے۔(۷)

۸۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

أَسْرَعُ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دُعَاءُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ

یعنی، دعاؤں میں سب سے جلد قبول ہونے والی غائب کی غائب کے لیے دعا ہے (یعنی دعا کرنے والا بھی تنہائی میں دعا کرے اور جس کے لیے دعا کی جارہی ہے، اُسے پتہ بھی نہ چلے تو ایسی دعا سب سے جلد مقبول ہوتی ہے)۔

اسے امام بخاری علیہ الرحمہ نے الادب (المفرد) میں نیز امام ابوداؤد اور امام ترمذی علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۸)

۹۔ حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ دَعْوَةَ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ عِنْدَ

۷۔ معجم الكبير للطبرانی ، ج ۱۱ ، ص ۱۱۹ ، رقم ۱۱۲۳۲ ، مجمع الزوائد مع بغية الرائد للهيثمی ، ج ۱۰ ، ص ۲۳۱ ، رقم ۱۷۲۳۱

۸۔ سنن ابی داؤد ، كتاب الصلوٰة ، باب الدعا بظهر الغيب ، ص ۲۶۳ ، رقم ۱۵۳۵ ، سنن الترمذی ، كتاب البر والصلة ، باب ما جاء فی دعوة الوالدين ، ص ۴۴۹ ، رقم ۱۹۸۰ ، الادب المفرد للبخاری ، باب دعاء الاخ بظهر الغيب ۲۷۸ ، ص ۲۱۵ ، رقم ۶۲۳ ، مشكوة المصابيح ، كتاب الدعوات ، الفصل الثانی ، ج ۲ ، ص ۶۹۵ ، رقم ۲۲۴۷

رَأْسِهِ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ آمِينَ وَلَکَ مِثْلَ ذَلِکَ

یعنی، مسلمان بندے کی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں کی گئی دعا مقبول ہوتی ہے اور اس (دعا کرنے والے) کے سر پر ایک فرشتہ کھڑا ہوتا ہے، لہٰذا جب یہ دعا کرتا ہے تو فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو (یعنی جو دعا تو نے اپنے مسلمان بھائی کے لیے مانگی ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ تجھے بھی اسی طرح کی نعمت عطا فرمائے)۔

اسے امام احمد علیہ الرحمہ (نے اپنی مسند میں) اور امام بخاری علیہ الرحمہ نے الادب (المفرد) میں روایت کیا ہے۔(۹)

۱۰۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ حَتَّى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتَّى يُصْدِرَ وَدَعْوَةُ الْغَازِي حَتَّى يَقْفُلَ [أَيْ يَرْجِعَ]وَدَعْوَةُ الْمَرِيضِ حَتَّى يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ وَأَسْرَعُ هَذِهِ الدَّعَوَاتِ إِجَابَةً دَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

یعنی، پانچ دعائیں مقبول ہوتی ہیں: (1) مظلوم کی دعا، جب تک کہ اسے بدلہ نہ مل جائے۔ (2) حج پر جانے والے کی دعا، جب تک وہ گھر واپس نہ

۹۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الدعا للمسلمین بظهر الغیب، ص۱۲۵۴، رقم ۲۷۳۳، سنن ابی داؤو، کتاب الصلوٰۃ، باب الدعا بظهر الغیب، ص۲۶۳، رقم ۱۵۳۵، الادب المفرد للبخاری، باب دعاء الاخ بظهر الغیب ۲۷۸، ص ۲۱۵، رقم ۶۲۵، اتحاف المهرة للعسقلانی، ج ۱۲، ص ۶۲۰، رقم ۱۶۲۱۰، کشف الاستار للهیثمی، ج ۴، ص ۵۰، رقم ۳۱۷۱

لوٹ آئے۔ (3) غازی کی دعا، حتی کہ وہ (گھر واپس) لوٹ آئے۔
(4) مریض کی دعا، حتی کہ وہ صحت یاب ہو جائے۔ (5) مسلمان بندے
کی اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا اور ان
پانچوں دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا مسلمان بندے
کی اپنے مسلمان بھائی کے لیے مانگی ہوئی دعا ہے۔

اسے امام بیہقی علیہ الرحمہ نے شعب (الایمان) میں روایت کیا ہے۔(۱۰)

۱۱۔ حضرت سیدنا صنابحی علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کوفرماتے ہوئے سنا:

اِنَّ دَعْوَةَ الْاَخِ فِي اللّٰهِ تُسْتَجَابُ

یعنی، اللہ تعالی جل جلالہ کی رضا کی خاطر بنائے ہوئے بھائی کی دعا مقبول ہوتی ہے۔

اسے امام بخاری علیہ الرحمہ نے الادب (المفرد) میں روایت کیا ہے۔(۱۱)

۱۲۔ حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دُعَاءُ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ لَا يُرَدُّ

یعنی، (مسلمان) بندے کی اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں مانگی ہوئی دعا رد نہیں کی جاتی۔

اسے امام بزار علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۱۲)

۱۰۔ شعب الایمان للبیهقی، ج ۲، ص ۳۷٦، رقم ۱۰۸۷، فیض القدیر للمناوی، ج ۳، ص ٤٦۰، رقم ۳۹۷۰، مشکوة المصابیح، کتاب الدعوات، الفصل الثالث، ص٦۹۷، رقم ۲۲٦۰

۱۱۔ الادب المفرد للبخاری، باب دعاء الاخ بظهر الغیب ۲۷۸، ص ۲۱۵، رقم ٦۲٤

۱۲۔ مسند بزار، ج ۹، ص ۵۲، رقم۳۵۷۷، کشف الاستار للهیثمی، ج ٤، ص ۵۰، رقم۳۱۷۰، کشف الخفاء للعجلونی، ج ۱، ص ٤۰۵، رقم ۱۳۰۲

۱۳۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا أَحْرَمَ أَحَدُكُمْ فَلْيُؤَمِّنْ عَلٰى دُعَائِهٖ اِذَا قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ فَلْيَقُلْ آمِيْن وَلَا يَلْعَنْ بَهِيْمَةً وَّلَا اِنْسَانًا فَاِنَّ دُعَاءَهٗ مُسْتَجَابٌ وَمَنْ عَمَّ بِدُعَائِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اسْتُجِيْبَ لَهٗ

یعنی، جب تم میں سے کوئی شخص (حج یا عمرہ) کے لیے احرام باندھے تو وہ اپنی دعاؤں پر آمین کہتا رہے، جب بھی کہے، اے اللہ! میری مغفرت فرما ،تو اسے چاہیے کہ (اپنی اس دعا پر) آمین کہے اور کسی جانور یا انسان پر لعنت نہ کرے کہ اس کی دعا مقبول ہوتی ہے اور جس بندے نے اپنی دعا میں تمام مومنین اور مومنات کو بھی شامل کرلیا تو ایسے شخص کی دعا بھی قبول ہوتی ہے۔

اسے امام دیلمی علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۱۳)

۱۴۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ

یعنی، حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے مہمان ہیں اگر یہ اُس سے دعا کریں تو وہ قبول فرماتا ہے اور اگر یہ اُس سے مغفرت طلب کریں تو وہ انہیں بخش دیتا ہے۔

اسے امام ابن ماجہ علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۱۴)

۱۳۔ جمع الجوامع للسیوطی، ج ۱، ص ۲۴۷، رقم ۱۰۳۲، کنز العمال للمتقی، ج ۵، ص ۵۱، رقم ۱۱۹۱۶

۱۴۔ سنن ابن ماجة، کتاب المناسك، باب فضل دعاء الحاج، ص ۴۹۱، رقم ۲۸۹۲، مشکوة المصابیح، کتاب المناسك، الفصل الثالث، ص۷۷۸، رقم ۲۵۳۶، مجمع الزوائد مع بغية الرائد للهيثمي، ج ۳، ص ۴۸۴، رقم ۵۲۸۸

۱۵۔ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْغَازِیُّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰہِ دَعَاھُمْ فَأَجَابُوْہُ وَسَأَلُوْہُ فَأَعْطَاھُمْ

یعنی، راہ خدا میں جہاد کرنے والے، حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے مہمان ہیں، اگر یہ دعا کرتے ہیں تو وہ (ربّ تعالیٰ جل جلالہ) قبول فرماتا ہے اور اگر یہ کسی بات کا سوال کرتے ہیں تو وہ (ربّ تعالیٰ جل جلالہ) انہیں عطا فرماتا ہے۔

اسے امام ابن ماجہ علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے نیز اسی کی مثل حدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بھی ہے جسے امام بزار علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۱۵)

۱۶۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ لَا یَرُدُّ لَھُمْ دَعْوَۃً: اَلصَّائِمُ حَتّٰی یُفْطِرَ وَالْمَظْلُوْمُ حَتّٰی یَنْتَصِرَ وَالْمُسَافِرُ حَتّٰی یَرْجِعَ

یعنی، تین افراد کا اللہ تعالیٰ جل جلالہ پر حق ہے کہ وہ ان کی دعاؤں کو ردّ نہ فرمائے: (1) روزہ دار حتی کہ وہ افطار کرلے، (2) مظلوم حتی کہ اسے بدلہ مل جائے، (3) مسافر حتی کہ وہ اپنی منزل پر لوٹ آئے۔

اسے امام بزار علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۱۶)

۱۵۔ سنن ابن ماجة، کتاب المناسك، باب فضل دعاء الحاج، ص ٤٩١، رقم ٢٨٩٣، صحيح ابن حبان مع التعليقات الحسان، ج ٧، ص ٤٦، رقم ٤٥٩٤، معجم الكبير للطبرانی، ج ١٢، ص ٤٢٢، رقم ١٣٥٥٦، مجمع الزوائد مع بغية الرائد للهيثمی، ج ٣، ص ٤٨٤، رقم ٥٢٨٨

۱۶۔ مسند بزار، ج ١٤، ص ٤٠٠، رقم ٨١٤٨، كنز العمال للمتقی، ج ٢، ص ١٥٣، رقم ٣٣١٩، فيض القدير للمناوی، [illegible]

۱۷۔ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ

یعنی، افطار کے وقت روزہ دار کی دعا مقبول ہوتی ہے۔

اسے امام نسائی علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔ (۱۷)

۱۸۔ حضرت سیدنا (ابن) عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مَرِيْضٍ فَمُرْهُ[اَن] يَّدْعُوَ لَکَ فَاِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ

یعنی، جب تم کسی مریض کے پاس (عیادت کرنے کے لیے) جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کی درخواست کرو کہ مریض کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے (یعنی قبول ہوتی ہے)۔

اسے امام ابن ماجہ علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔ (۱۸)

۱۹۔ حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِغْتَنِمُ دَعْوَةَ الْمُؤمِنِ الْمُبْتَلٰی

یعنی، مصیبت زدہ مومن کی دعا کو غنیمت جانو (یعنی کسی بیمار یا پریشان حال کی دعاؤں کو غنیمت جانو کہ وہ مقبول ہوتی ہے)۔

اسے امام سعید بن منصور علیہ الرحمہ نے اپنی ''سنن'' میں روایت کیا ہے۔ (۱۹)

۱۷۔ سنن ابن ماجة، کتاب الصیام، باب فی الصائم لاتردّ دعوته، ص ۳۰۵، رقم ۱۷۵۳، مستدرك للحاكم، ج ۱، ص ۵۸۳، رقم ۱۵۳۵، كنز العمال للمتقی، ج ۸، ص۴۴۷، رقم ۲۳۵۸۵

۱۸۔ سنن ابن ماجة، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عیادة المریض، ص ۲۵۶، رقم ۱۴۴۱، مشکوة المصابیح، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عیادة المریض، ص ۴۹۹، رقم ۱۵۸۸

۱۹۔ جمع الجوامع للسیوطی، ج ۱، ص ۷۲۰، رقم ۳۶۴۹، فیض القدیر للمناوی، ج ۲،

۲۰۔ حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اِنَّ الْمُبْتَلٰی تُسْتَجَابُ دَعْوَتُهُ

یعنی، مصیبت زدہ بندے کی دعا مقبول ہوتی ہے۔

اسے امام دیلمی علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۲۰)

۲۱۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عُوْدُوا الْمَرْضٰی وَمُرُوْهُمْ أَنْ يَدْعُوْا لَكُمْ فَاِنَّ دَعْوَةَ الْمَرِيْضِ مُسْتَجَابَةٌ وَذَنْبُهُ مَغْفُوْرٌ

یعنی، مریضوں کی عیادت کیا کرو اور انہیں کہو کہ وہ تمہارے لیے دعا کریں کیونکہ مریض کی دعا مقبول ہوتی ہے اور اس (مریض) کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

اسے امام طبرانی نے (معجم) الاوسط میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ (۲۱)

۲۲۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تُرَدُّ دَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَأَ

یعنی، مریض کے صحت یاب ہونے تک اس کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

اسے امام ابن ابی الدنیا علیہ الرحمہ اور امام بیہقی علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۲۲)

۲۰۔ لم أجده فیما تحت یدی من کتب

۲۱۔ شعب الایمان للبیھقی، ج ۱۲، ص ۳۶۷، رقم ۹۵۵٤، معجم الاوسط، ج ٦، ص ۱٤۰، رقم ٦۰۲۷، فیض القدیر للمناوی، ج ٤، ص ۳٦٦، رقم ٥٦۳۷، مجمع البحرین للھیثمی، ج ۲، ص ۳٤٤، رقم ۱۱٦۷

۲۲۔ شعب الایمان للبیھقی، ج ۱۲، ص ۳٦۷، رقم ۹٥٥٥، کتاب المرض والکفارات لابن ابی الدنیا، ص ۷۱، رقم ۷۰

۲۳۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُسْتَجَابَ لَهُ عِنْدَ الْكُرَبِ وَالشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ

یعنی، جو شخص یہ چاہتا ہے کہ مشکل اور پریشانی کی حالت میں اس کی دعائیں قبول ہوں تو اُسے چاہیے کہ وہ خوشحالی کی حالت میں بھی کثرت سے دعائیں مانگا کرے۔

اسے امام ترمذی علیہ الرحمہ وامام حاکم علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۲۳)

۲۴۔ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہسے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَرَادَ أَنْ تُسْتَجَابَ دَعْوَتُهُ وَأَنْ تُكْشَفَ كُرْبَتُهُ فَلْيُفَرِّجْ عَنْ مُعْسِرٍ

یعنی، جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی دعائیں قبول ہوں اور مشکلات حل ہوں تو اُسے چاہیے کہ وہ تنگدست کی امداد کرے۔

اسے امام احمد علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۲٤)

۲۵۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۲۳۔ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء ان دعوة المسلم مستجابة، ص ۷٦۸، رقم ۳۳۸۲، مسند ابی یعلی موصلی، ج ۱۱، ص ۲۸۳، رقم ٦۳۹٦، مستدرك للحاكم، ج ۱، ص ۷۳۸، رقم ۲۰٤۹، تاريخ بغداد للخطيب، ج ۲، ص ۳۱۳، رقم الترجمة، ۳٦۳، تاريخ دمشق الكبير لابن عساكر، ج ۳۵، ص ۸۳، رقم ۷۱۰۳، الكامل لابن عدى، ج ۲، ص ۸۲۰

۲٤۔ مسند امام احمد، ج ۸، ص ۳۷۲، رقم ٤۷٤۹، مسند عبد بن حميد، ج ۲، ص ٤۸، رقم ۸۲٤، جمع الجوامع للسيوطى، ج ۸، ص ٤۹۹، رقم ۲۰٤۲۷، كتاب قضاء الحوائج لابن ابى الدنيا، ص ۷۷، رقم ۱۰۱

ارشاد فرمایا:

اِتَّقُوا دَعْوَةَ الْمُعْسِرِ

یعنی، تنگ دست (محتاج) کی بددعا سے بچو۔

اسے امام دیلمی علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۲۵)

۲۶۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ [عَزَّوَجَلَّ] یَسْتَحْیِ مِنْ ذِی الشَّیْبَةِ الْمُسْلِمِ اِذَا کَانَ مُسَدَّدًا لَزُوْمًا لِلسُّنَّةِ اَنْ یَسْأَلَ اللّٰہَ شَیْئًا فَلَا یُعْطِیَهُ

یعنی، اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس بوڑھے مسلمان سے حیا فرماتا ہے جو سختی کے ساتھ سیدھے راستے پر گامزن ہو کہ جب وہ کسی شئی کا سوال کرے تو اُسے عطا نہ کرے (یعنی ایسا بوڑھا مسلمان جو شریعت پر عمل پیرا ہو تو اگر وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے کسی شئی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے منع کرنے سے حیا فرماتا ہے)۔

اسے امام طبرانی علیہ الرحمہ نے (معجم) الاوسط میں ایسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔(۲۶)

۲۷۔ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دُعَاءُ الْمُحْسَنِ اِلَیْهِ لِلْمُحْسِنِ لَا یُرَدُّ

یعنی، جس بندے پر احسان کیا جائے، اُس کی اپنے محسن کے لیے کی گئی

۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ج ٦، ص ٢٢٠، رقم ١٥٤٢٤، جمع الجوامع للسیوطی، ج ١، ص ١٤٠، رقم ٤٦٣

۲٦۔ معجم الاوسط للطبرانی، ج ٥، ص ٢٧٠، رقم ٥٢٨٦، مجمع البحرین للهیثمی، ج٨، ص ١١، رقم ٤٦٢٥، مجمع الزوائد مع بغیة الرائد للهیثمی، ج ١٠، ص ٢٢٥، رقم ١٧٢١٣

دعا کو رد نہیں جاتا۔

اسے امام دیلمی علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۲۷)

۲۸۔ حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِحَامِلِ الْقُرآنِ دَعْوَةٌ مُستَجَابَةٌ یَدْعُوْ بِهَا فَیُسْتَجَابُ لَهُ

یعنی، بے شک قرآن پاک یاد کرنے والے (یا اسے ہمیشہ پڑھنے والے) کی دعا مقبول ہوتی ہے، وہ جب بھی دعا کرتا ہے قبول کی جاتی ہے۔

اسے امام بیہقی علیہ الرحمہ نے شعب (الایمان) میں روایت کیا ہے۔(۲۸)

۲۹۔ حضرت سیدنا حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

لاَ یَجْتَمِعُ مَلأٌ فَیَدْعُوْ بَعْضُهُمْ وَیُؤَمِّنُ بَعْضُهُمْ اِلَّا أَجَابَهُمُ اللّٰهُ

یعنی، جب لوگ اکٹھے ہو کر یوں دعائیں مانگیں کہ کچھ لوگ دعا مانگ رہے ہوں اور کچھ اُن دعاؤں پر آمین کہہ رہے ہوں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اُن کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔(۲۹)

اسے امام حاکم علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۳۰)

۳۰۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے

۲۷۔ مسند الفردوس للدیلمی، ج ۲، ص ۲۱۳، رقم ۳۰۴۰، فیض القدیر للمناوی، ج ۳، ص ۵۲۶، رقم ۴۲۰۱

۲۸۔ لم أجده فیما تحت یدی من کتب

۲۹۔ یہ حدیث شریف اجتماعی دعا کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے جیسے پنجگانہ نمازوں، نماز جمعہ، نماز عیدین کے بعد دُعا اور دیگر محافل میں اختتام پر اجتماعی دعا

۳۰۔ مستدرک للحاکم، ج ۳، ص ۴۲۴، رقم ۵۵۴۵، جمع الجوامع للسیوطی، ج ۱۱، ص ۷۰۸، رقم ۲۵۹۱۵، معجم الکبیر للطبرانی، ج ۴، ص ۲۱، رقم ۳۵۳۶، مجمع الزوائد مع بغیة الرائد للھیثمی، کتاب الادعیة، باب التأمین علی الدعاء، ج ۱۰، ص ۲۶۷، رقم ۱۷۳۴۷

ارشاد فرمایا:

مَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ قَطُّ يَدْعُوْنَ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ لَا يَرُدُّ أَيْدِيَهُمْ

یعنی، جب تین افراد اکٹھے ہوکر دعا مانگیں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے ذمہ کرم پر یہ لازم کرلیا ہے کہ ان کے ہاتھوں کو خالی نہ لوٹائے (یعنی ان کی دعائیں قبول فرمالے)۔

اسے امام ابونعیم علیہ الرحمہ نے حلیۃ (الاولیاء) میں روایت کیا ہے۔(۳۱)

۳۱۔ حضرت سیدنا طاؤس علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا: (میں مشکل میں ہوں آپ) میرے لیے دعا کریں تو آپ نے فرمایا:

اُدْعُ اللّٰهَ لِنَفْسِكَ فَاِنَّهٗ يُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ

یعنی، اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے اپنے لیے دعا مانگو کہ جب بھی کوئی مجبور اُسے پکارتا ہے تو وہ اسے جواب دیتا ہے۔(۳۲)

جن اوقات میں دعائیں قبول ہوتی ہیں

۳۲۔ حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

سَاعَتَانِ تُفْتَحُ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَقَلَّ دَاعٍ تُرَدُّ عَلَيْهِ دَعْوَتُهٗ حِيْنَ يَحْضُرُ النِّدَاءُ وَالصَّفُّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

یعنی، دو وقت ایسے ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ (اس میں) دعا کرنے والے کی دعا کو ردّ کردیا جائے (اور وہ دو وقت یہ ہیں): (1) اذان کا وقت (2) راہِ خدا میں

۳۱۔ تقریب البغية بترتيب احاديث الحلية للهيثمي، ج ۳، ص ۴۰۲، رقم ۴۱۸۵، الكامل لابن عدى، ج ۲، ص ۸۲۰

۳۲۔ شعب الايمان للبيهقي، ج ۱۲، ص ۳۶۷، رقم ۹۵۵۶، كتاب المرض و الكفارات لامام ابن ابي الدنيا، ص ۷۲، رقم ۷۱

صف بستہ ہونے کا وقت۔

اسے امام بخاری علیہ الرحمہ نے الادب (المفرد) میں روایت کیا ہے۔(۳۳)

۳۳۔ حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَحِيْنَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

یعنی، دو وقتوں میں دعائیں ردّ نہیں کی جاتیں: (1) اذان کے وقت (2) میدان جہاد میں اُس وقت کی دعا جب (مسلمان و کافر) ایک دوسرے سے لڑائی میں مصروف ہوں۔

اسے امام حاکم علیہ الرحمہ نے ''مستدرک'' میں روایت کیا ہے۔(۳٤)

۳۴۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلدُّعَاءُ مُسْتَجَابٌ مَا بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ

یعنی، اذان اور اقامت کے درمیان مانگی ہوئی دعا مقبول ہوتی ہے۔

اسے امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام حاکم علیہم الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۳۵)

۳۳۔ مؤطا لامام مالك، كتاب الصلوٰة، باب ما جاء فى النداء، ص ۷۰، رقم ۷، الادب المفرد للبخارى، باب الدعاء عند الصف فى سبيل الله، ص ۲۲۸، رقم ٦٦١، المصنّف لابن ابى شيبة، ج ۱۰، ص ۳۱، رقم ۲۹۷۳۰، كنز العمال للمتقى، ج ۲، ص ۱۵۷، رقم ۳۳۳۱، موارد الظمأن للهيثمى، ج ۱، ص ٤٤٩، رقم ۲۹۸

۳٤۔ سنن ابى داؤد، كتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء، ص ۲۲۷، رقم ۲٥٤۰، مستدرك للحاكم، ج ۲، ص ۱۳۷، رقم ۲٥۹۰

۳٥۔ سنن الترمذى، كتاب مواقيت الصلوٰة، باب ما جاء ان الدعا لايرد بين الاذان والاقامة، ص ٦۲، رقم ۲۱۲، مستدرك للحاكم، ج ۱، ص ۳۰۱، رقم ۷۱٦، كنز العمال للمتقى، ج ۲، ص ۱٦۲، رقم ۳۳٤٦

۳۵۔ حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا نَادَی الْمُنَادِیْ فُتِحَتِ [أَبْوَابُ] السَّمَاءِ وَاسْتُجِیْبَ الدُّعَاءُ فَمَنْ نَزَلَ بِهٖ كَرْبٌ أَوْ شِدَّةٌ فَلْیَتَحَرَّ [وفی نسخة فلیتحیَّن] الْمُنَادِیْ فَیُجِیْبُهٗ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا ، دَعْوَةِ الْحَقِّ ، وَكَلِمَةِ التَّقْوٰی ، أَحْیِنَا عَلَیْهَا ، وَابْعَثْنَا عَلَیْهَا ، وَأَمِتْنَا عَلَیْهَا ، وَاجْعَلْنَا مِنْ خِیَارِ أَهْلِهَا أَحْیَاءً وَأَمْوَاتًا ثُمَّ یَسْأَلُ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ

یعنی، جس وقت مؤذن اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں، لہٰذا جو کوئی کسی تکلیف و پریشانی میں مبتلا ہو تو اسے چاہیے کہ مؤذن کی آواز کو دھیان سے سنے اور اس کا جواب دے پھر (اذان ختم ہونے کے بعد) یہ پڑھے: اے اللہ! اے اس سچی و مقبول شدہ پکار کے ربّ! ہمیں دعوت حق اور تقویٰ کے راستے پر ثابت قدمی نصیب فرما اور اسی پر ہماری زندگی اور اسی پر ہمیں موت نصیب فرما اور اسی پر کل بروز قیامت ہمارا حشر فرما اور ہمیں زندوں اور مردوں میں سے اچھوں کے ساتھ فرما۔ پھر اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے اپنی حاجت طلب کرے۔

اسے امام حاکم علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔ (۳۶)

۳۶۔ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ فِی اللَّیْلِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰهَ خَیْرًا

۳۶۔ مستدرك للحاكم ، ج ۱ ، ص ۷۴۱ ، رقم ۲۰۵۶ ، كنز العمال للمتقی ، ج ۷ ، ص ۶۸۶ ، رقم ۲۰۹۲۰ ، تقریب البغیة بترتیب احادیث الحلیة للهیثمی ، ج ۱ ، ص ۲۲۷ ، رقم ۵۶۷

مِنْ [أَمْرِ] الدُّنیا وَالآخِرَةِ اِلَّا أَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَةٍ

یعنی، بیشک رات کے لمحات میں ایک وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان بندہ اس وقت اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے دنیا و آخرت کی کسی بھی بھلائی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اسے ضرور عطا فرماتا ہے اور یہ وقت ہر رات میں ہوتا ہے۔

اسے امام مسلم علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۳۷)

۳۷۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے آخری تہائی حصے کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُوْدَةٌ وَالدُّعَاءُ فِیْهَا مُسْتَجَابٌ

یعنی، یہ حاضری کی گھڑی ہوتی ہے (یعنی اس میں فرشتے نازل ہوتے ہیں) اور اس وقت مانگی ہوئی دعا مقبول ہوتی ہے۔

اسے امام حاکم و امام ترمذی علیہم الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۳۸)

۳۸۔ حضرت سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّیْلِ فَیُنَادِی مُنَادٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَیُسْتَجَابُ لَهُ ؟هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَیُعْطٰی ؟ هَلْ مِنْ مَکْرُوْبٍ فَیُفَرَّجَ عَنْهُ ؟ فَلَا یَبْقٰی مُسْلِمٌ یَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اِسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ اِلَّا زَانِیَةً تَسْعٰی بِفَرْجِهَا أَوْ عَشَّارًا

یعنی، آدھی رات کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

۳۷۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فی اللیل ساعة مستجاب الخ، ص ۳۴۱، رقم ۷۵۷، مسند امام احمد، ج ۲۲، ص ۲۵۵، رقم ۱۴۳۵۵، مسند ابی یعلی موصلی، ج ۴، ص ۱۸۹، رقم ۲۲۸۱ صحیح ابن حبان مع الاحسان، ج ۶، ص ۳۰۱، رقم ۲۵۶۱، کنز العمال للمتقی، ج ۷، ص ۷۸۵، رقم ۲۱۴۰۲

۳۸۔ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء الحفظ، ص ۸۱۱، رقم ۳۵۷۰

اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے: کہ ہے کوئی دعا کرنے والا جس کی دعا قبول کی جائے؟ ہے کوئی سوال کرنے والا جسے عطا کیا جائے؟ ہے کوئی پریشان حال جس کی پریشانی دور کی جائے؟ لہٰذا جو کوئی مسلمان بندہ اس لمحے اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ سوائے اس بدکار عورت کے جو اس لمحے بھی برائی کے لیے گھوم رہی ہو اور ٹیکس لینے والا (ان دو افراد کی دعا کو ان لمحات میں بھی قبول نہیں فرماتا)۔

اسے امام طبرانی علیہ الرحمہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔(۳۹)

۳۹۔ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی! رات کا وہ کون سا حصہ ہے جس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں؟ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَللَّیۡلُ الۡاٰخِیۡرُ

یعنی، رات کا آخری حصہ (یعنی اگر رات کے دو حصے کر لیں تو دوسری آخری والا حصہ)۔

اسے امام بزار اور امام طبرانی علیہم الرحمہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔(۴۰)

۴۰۔ حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تُفۡتَحُ أَبۡوَابُ السَّمَاءِ وَيُسۡتَجَابُ الدُّعَاءُ فِی أَرۡبَعِ مَوَاطِنِ عِنۡدَ الۡتِقَاءِ الصُّفُوۡفِ فِی سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَعِنۡدَ نُزُوۡلِ الۡغَيۡثِ وَعِنۡدَ اِقَامَةِ

۳۹۔ معجم الکبیر للطبرانی، ج ۹، ص ۵۱، رقم ۸۳۹۱، مجمع الزوائد مع بغیة الرائد للھیثمی، ج ۱۰، ص ۲۳۵، رقم ۱۷۲۴۵

۴۰۔ معجم الصغیر للطبرانی، ج ۱، ص ۲۲۲، رقم ۳۵۵، مسند ابی یعلی موصلی، ج ۱۰، ص ۴۸، رقم ۵۶۸۲، مجمع الزوائد مع بغیة الرائد للھیثمی، ج ۱۰، ص ۲۳۸، رقم ۱۷۲۵۲

الصَّلاۃِ وَعِنْدَ رُؤیَۃِ الْکَعْبَۃِ

یعنی، چار وقتوں میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں: (1) راہ خدا میں جہاد کرنے والے، جب لڑائی میں مصروف ہوں۔ (2) بارش کے وقت۔ (3) نماز کے لیے اقامت کہے جانے کے وقت۔ (4) خانہ کعبہ کی زیارت کے وقت۔

اسے امام طبرانی علیہ الرحمہ نے سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے۔(۴۱)

۴۱۔ حضرت حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلاثُ سَاعَاتٍ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مَا دَعَا فِیْھِنَّ اِلَّا اسْتُجِیْبَ لَہٗ مَا لَمْ یَسْأَلْ قَطِیْعَۃَ رَحِمٍ أَوْ مَأْثِمًا حِیْنَ یُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلاۃِ حَتّٰی یَسْکُتَ وَحِیْنَ یَلْتَقِی الصَّفَّانِ حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ بَیْنَھُمَا وَحِیْنَ یَنْزِلُ الْمَطَرُ حَتّٰی یَسْکُنَ

یعنی، تین لمحات ایسے ہیں کہ بندۂ مسلم اس میں جو بھی دعا کرتا ہے قبول کی جاتی ہے بشرط یہ کہ وہ قطع رحمی اور کسی گناہ کی دعا نہ کرے۔ (1) جب مؤذن نماز کے لیے اذان کہے، حتی کہ وہ مکمل ہو جائے۔ (2) جس وقت (مسلمان اور کافر) جہاد میں مصروف ہوں، حتی کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ ان کا فیصلہ فرمادے۔ (3) جس وقت بارش برس رہی ہو، حتی کہ وہ رُک جائے۔

اسے امام ابونعیم علیہ الرحمہ نے حلیۃ (الاولیاء) میں روایت کیا ہے۔(۴۲)

۴۱۔ معجم الکبیر للطبرانی، ج ۸، ص ۱۹۹، رقم ۷۷۱۳/۷۷۱۹، کنز العمال للمتقی، ج ۲، ص ۱۵۸، رقم ۳۳۳۴، مجمع الزوائد مع بغیۃ الرائد للھیثمی، ج ۱۰، ص ۲۳۸، رقم ۱۷۲۵۳

۴۲۔ تقریب البغیۃ بترتیب احادیث الحلیۃ للھیثمی، ج ۳، ص ۴۱۹، رقم ۴۲۳۶، کنز العمال للمتقی، ج ۲، ص ۱۵۸، رقم ۳۳۳۵، فیض القدیر للمناوی، ج ۳، ص ۳۰۳، رقم ۳۴۶۲

۴۲۔ حضرت سیدنا عطا علیہ الرحمہ سے روایت ہے :

ثَلاثُ خِلالٍ تُفتَحُ عِندَهُنَّ أبوابُ السَّماءِ فَتحَرَّوا الدُّعاءِ عِندَهُنَّ: عِندَ الأَذانِ وَعِندَ نُزُولِ الغَيثِ وَعِندَ التِقاءِ الزَّحفَينِ

یعنی، تین لمحات ایسے ہیں جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو ان لمحات میں بطور خاص دعائیں مانگا کرو۔ (1) اذان کے وقت (2) بارش برسنے کے وقت (3) جہاد کے دوران دو گروہوں (مسلمان اور کافر) کے لڑائی میں مصروف ہونے کے وقت۔

اسے امام سعید بن منصور علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۴۳)

۴۳۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

اِذا فاءَتِ الأَفياءُ وَهَبَّتِ الأَرواحُ فارفَعُوا اِلَى اللهِ حَوائِجَكُم فَاِنَّها ساعَةُ الأَوّابِينَ

یعنی، جس وقت سائے لپیٹ لیے جائیں اور ہوائیں چلنے لگیں (اس سے مراد بعد زوال یا عصر کا وقت ہے) تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے اپنی حاجتوں کو طلب کرو کہ بیشک یہ توبہ (قبول) کیے جانے والوں کی گھڑی ہے۔

اسے امام ابونعیم علیہ الرحمہ نے حلیۃ (الاولیاء) میں روایت کیا ہے۔(۴۴)

۴۴۔ حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ (جبکہ ایک نسخہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما لکھا ہے) سے روایت ہے :

اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ اِذا زالَتِ الشَّمسُ عَن كَبِدِ السَّماءِ قَدرَ

۴۳۔ لم أجده فيما تحت يدى من كتب

۴۴۔ المصنف لامام عبد الرزاق الصنعانی ، ج ۳ ، ص ۶۷ ، رقم ۴۸۱۸ ، كنز العمال للمتقى، ج ۲ ، ص ۱۶۳ ، رقم ۳۳۴۹ ، تقريب البغية بترتيب احاديث الحلية للهيثمى، ج ۳ ، ص ۴۱۹ ، رقم ۴۲۳۵

شِرَاکٍ قَامَ فَصَلّٰی أَرْبَعَ رَکْعَاتٍ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ ؟قَالَ مَنْ صَلَّاهُنَّ فَقَدْ أَحْیَا لَیْلَتَهٗ هٰذِهٖ سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِیْهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَیُسْتَجَابُ فِیْهَا الدُّعَاءُ

جس وقت سورج آسمان پر سے بقدرِ تسمہ (یعنی کچھ) ہٹ جاتا تو حضور نبی کریم ﷺ کھڑے ہوکر چار رکعت نماز ادا فرماتے، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ کونسی نماز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ نماز ادا کی تو اس نے گویا اپنی رات کو زندہ کیا (یعنی اسے رات بھر عبادت کا ثواب ملے گا) اور یہ وہ لمحات ہیں جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

اسے امام ابونعیم علیہ الرحمہ نے حلیۃ (الاولیاء) میں روایت کیا ہے۔(۴۵)

۴۵۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ جمعہ کے دن کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فِیْهِ سَاعَةٌ لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ یَسْأَلُ اللّٰهَ شَیْئًا اِلَّا أَعْطَاهُ

یعنی، اس میں ایک وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو بھی بندہ مسلم اس لمحے نماز کی حالت میں کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے کسی بھی شئی کا سوال کرے تو وہ اسے ضرور عطا فرماتا ہے۔

اسے شیخین (امام بخاری وامام مسلم) نے روایت کیا ہے۔(۴۶)

۴۶۔ حضرت سیدنا مطلب بن عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۴۵۔ حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء لامام ابی نعیم، ج ۱۰، ص ۲۱۸، رواہُ بالفاظٍ مختلف

۴۶۔ صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ، باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ، ص ۲۲۶، رقم۹۳۵، صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ، ص ۳۷۹، رقم ۸۵۲

مِنْ أَفْضَلِ الدُّعَاءِ اَلدُّعَاءُ يَوْمُ عَرَفَةَ

یعنی، دعاؤں میں سب سے افضل ترین ''یوم عرفہ'' کی دعا ہے (یعنی حاجی ایام حج میں وقوف عرفہ کے وقت جو دعائیں مانگتے ہیں وہ مراد ہیں یا پھر جو بھی شخص عرفہ کے دن کہیں بھی دعا مانگے وہ مراد ہے)۔

اسے امام سعید بن منصور علیہ الرحمہ نے اپنی ''سنن'' میں روایت کیا ہے۔ (٤٧)

۴۷۔ حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خَمْسُ لَيَالٍ لَا تُرَدُّ فِيْهَا دَعْوَةٌ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَتَا الْعِيْدَيْنِ

یعنی، پانچ راتیں ایسی ہیں کہ ان میں دعائیں ردّ نہیں ہوتیں۔ (1) ماہ رجب کی پہلی رات (2) پندرہ شعبان کی رات (3) جمعہ کی رات (4) عید الفطر (5) عید الاضحیٰ کی رات۔

اسے امام دیلمی علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے نیز حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کی مثل مرفوع حدیث کو امام عبد الرزاق علیہ الرحمہ نے اپنی مصنف میں اور بیہقی علیہ الرحمہ نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ (٤٨)

۴۸۔ حضرت سیدنا امام شافعی علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اِنَّ الدُّعَاءَ يُسْتَجَابُ فِيْ خَمْسِ لَيَالٍ

یعنی، پانچ راتیں ایسی ہیں کہ ان میں دعائیں قبول ہوتیں ہیں۔

اس کے بعد آپ نے مذکورہ حدیث کی مثل بیان فرمایا۔ اسے امام بیہقی علیہ الرحمہ

٤٧۔ المؤطا لامام مالك، كتاب الحج، باب جامع الحج، ج ١، ص ٤٢٢، رقم ٢٤٦، المصنف لامام عبد الرزاق الصنعاني، ج ٤، ص ٣٧٨، رقم ٨١٢٥، شرح السنة للبغوى، ج ٧، ص ١٥٧، رقم ١٩٢٩، الاستذكار لابن عبد البر، ج ٨، ص ١٥٥، رقم ٤٧٤

٤٨۔ مسند الفردوس للديلمى، ج ٢، ص ١٩٦، رقم ٢٩٧٥، فيض القدير للمناوى، ج ٣، ص ٤٥٤، رقم ٣٩٥٢، تاريخ دمشق الكبير لابن عساكر، ج ١٠، ص ٤٠٨، رقم ٢٦٠٤

نے شعب (الایمان) میں روایت کیا ہے۔(۴۹)

۴۹۔ حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے رمضان میں ایک دن ارشاد فرمایا:

أَتَاكُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُ بَرَكَةٍ فِيهِ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ وَتَحُطُّ الْخَطَايَا وَيُسْتَجَابُ الدُّعَاءُ

یعنی، تمہارے پاس رمضان برکتوں والا مہینہ آ گیا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ تمہیں اس مہینے میں (اپنی رحمتوں سے) نوازتا ہے، اس لیے وہ تم پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے تمہارے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور تمہاری دعائیں قبول کرتا ہے۔(۵۰)

۵۰۔ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ذَاكِرُ اللّٰهِ فِيْ رَمَضَانَ مَغْفُوْرٌ لَهُ وَسَائِلُ اللّٰهِ فِيْهِ لَا يَخِيْبُ

یعنی، رمضان میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ذکر کرنے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے مانگنے والوں کو نامراد نہیں لوٹایا جاتا۔

اسے امام طبرانی علیہ الرحمہ نے ''معجم الاوسط'' میں روایت کیا ہے۔(۵۱)

۵۱۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۴۹۔ ایضاً

۵۰۔ مجمع الزوائد للهيثمی، كتاب الصيام، باب فی شهور البركة، ج ۳، ص ۳۴۴، رقم ۴۷۸۳، الترغيب والترهيب للمنذری، كتاب الصوم، ج ۱، ص ۴۲۸، رقم ۱۴۳۶، تفسير الدر المنثور للسيوطی، ج ۲، ص ۲۲۷، تحت آيت: البقرة ۱۸۵

۵۱۔ معجم الاوسط للطبرانی، ج ۶، ص ۱۹۵، رقم ۶۱۷۰، مجمع البحرين للهيثمی، ج ۳، ص ۹۴، رقم ۱۴۸۳، مسند الفردوس للديلمی، ج ۲، ص ۲۴۲، رقم ۳۱۴۱، تفسير الدر المنثور للسيوطی، ج ۲، ص ۲۲۵، تحت آيت: البقرة ۱۸۵

مَعَ کُلِّ خَتْمَةٍ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ [واخرجه بلفظ آخر] عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَشَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ :

یعنی، ختم (قرآن) کے وقت ایک مقبول دعا ہوتی ہے (ایک اور روایت میں الفاظ یوں ہیں) کہ ہر ختم قرآن پر ایک مقبول دعا ہوتی ہے اور جنت میں ایک درخت (اس کے لیے لگایا جاتا) ہے (یعنی تلاوت قرآن پاک کا ختم مکمل ہونے پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے بندے کو ایک دعا کی اجازت دی جاتی ہے، اس میں وہ جو بھی بھلائی مانگے قبول کی جاتی ہے)۔

اسے امام بیہقی علیہ الرحمہ نے شعب (الایمان) میں روایت کیا ہے۔(۵۲)

۵۲۔ حضرت سیدنا (ابوبکر) ایوب (بن ابی تمیمۃ کیسان) سختیانی علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمیں بیان کیا گیا ہے:

(سورۂ رحمٰن کی) اس آیت ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾ کی تلاوت کے وقت کی گئی دعا مقبول ہوتی ہے۔

اسے امام ابوبکر بن ابیض علیہ الرحمہ نے اپنے مشہور جزء میں روایت کیا ہے۔(۵۳)

۵۳۔ حضرت سیدنا عرباضی علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى فَرِيْضَةً فَلَهُ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ

یعنی، جس نے فرض نماز کو ادا کیا تو اس کی دعا مقبول ہوتی ہے (یعنی فرض نماز ادا کر کے جو دعا کرے وہ قبول ہوتی ہے)۔

اسے امام ابوبکر بن ابیض علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۵٤)

۵۲۔ شعب الایمان للبیهقی، ج ۳، ص ٤٢٤، رقم ۱۹۱۹/۱۹۲۰، حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء لابی نعیم، ج ۷، ص ۲٦۰، تقریب البغیة بترتیب احادیث الحلیة للهیثمی، ج ۲، ص ٤۱۰، رقم ۲٥۹٥

۵۳۔ لم أجده فیما تحت یدی من کتب

۵۴۔ حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَتْ لَهُ اِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ فَلْيَدْعُ بِهَا دُبُرَ [كُلِّ] صَلاةٍ مَفْرُوضَةٍ

یعنی، جسے کوئی حاجت درپیش ہوتو اسے چاہیے کہ وہ فرض نماز کے بعد دعا مانگے۔

اسے امام ابن عساکر علیہ الرحمہ نے حجاج (بن یوسف بن حکم) کے ترجمہ میں روایت کیا ہے۔(۵۵)

۵۵۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنِّی نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِيهِ مِنَ الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ

یعنی، مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے منع کیا گیا ہے، لہٰذا رکوع کی حالت میں تم اپنے رب کی کبریائی بیان کرو اور سجدے کی حالت میں بکثرت دعا مانگا کرو پس یہ دعائیں اس لائق ہیں کہ مقبول ہو جائیں۔

اسے امام مسلم علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۵۶)

۵۵۔ تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر، ج ٥، ص ٤١٥، رقم ١٣٢٥، ج ١٢، ص ١١٤، رقم ٢٩١٤، کنز العمال للمتقی، ج ٢، ص ١٧٤، رقم ٣٣٧٩

۵۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب النهی عن قرأة القرآن فی الرکوع والسجود، ص ٢٢٠، رقم ٤٧٩، سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب فی الدعا فی الرکوع والسجود، ١٥٤، رقم ٨٧٦

۵۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (جبکہ ایک نسخہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا فُتِحَ عَلَی الْعَبْدِ الدُّعَاءُ فَلْیَدْعُ رَبَّہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَسْتَجِیْبُ [لَہٗ]

یعنی، جب بندے کو دعا کرنے کا موقع ملے تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنے ربّ جل جلالہ سے دعا مانگے بیشک اللہ تعالیٰ جل جلالہ اُس کی دعائیں قبول فرمائے گا۔

اسے امام ترمذی علیہ الرحمہ نے (دوسرے الفاظوں کے ساتھ) روایت کیا ہے۔(۵۷)

۵۷۔ حضرت سیدنا (ابوالمنازل) خالد الحذاء (بن مہران تابعی) علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اِذَا وَجَدْتُمْ قَشْعَرِیْرَۃً وَدَمْعَۃً فَادْعُوْا عِنْدَ ذٰلِکَ

یعنی، جب تمہارے رونگٹے کھڑے ہوجائیں اور آنسو بہنے لگیں تو اس لمحے اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے دعا مانگا کرو۔

اسے امام احمد (بن حنبل) علیہ الرحمہ نے (کتاب) الزہد میں روایت کیا ہے۔(۵۸)

۵۸۔ حضرت سیدنا ابورہم سمعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مِمَّا یُسْتَجَابُ [بِہٖ] عِنْدَہُ الدُّعَاءَ الْعُطَاسُ

یعنی، چھینک کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

اسے امام طبرانی علیہ الرحمہ نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔(۵۹)

۵۹۔ حضرت ابوادریس خولانی علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا معاذ بن جبل

۵۷۔ نوادر الاصول لحکیم الترمذی، ج ۱، ص ۶۲۷، رقم ۸۸۰، جمع الجوامع للسیوطی. ج ۱، ص ۴۵۳، رقم ۲۲۳۴، کنز العمال للمتقی، ج ۲، ص ۸۸، رقم ۳۱۳۱

۵۸۔ کتاب الزھد لامام احمد، باب من مواعظ عیسیٰ علیہ السلام، ص ۵۲، رقم ۳۳۴

۵۹۔ [illegible]

رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا :

اِنَّکَ تُجَالِسُ قَوْمًا لَا مَحَالَةَ یَخُوْضُوْنَ فِی الْحَدِیْثِ فَاِذَا رَأَیْتَهُمْ غَفَلُوْا فَارْغَبْ اِلٰی رَبِّکَ عِنْدَ ذٰلِکَ رَغَبَاتٍ

یعنی، بیشک تم ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھتے ہو جو فضول گوئی میں غرق ہوتے ہیں پس جب تم انہیں غفلت میں دیکھو تو اپنے ربّ جل جلالہ کی طرف دعا میں رغبت کرو۔

ولید نے کہا: میں نے یہ بات حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ہاں ایسا ہے اور مجھ سے حضرت ابوطلحہ حکیم بن دینار نے بیان کیا کہ انہیں بیان کیا گیا تھا: اس لمحے کی گئی دعا مقبول ہوتی ہے اور کہا گیا کہ جب تم لوگوں کو غفلت میں دیکھو تو اپنے ربّ کی طرف دعا میں رغبت کرو۔(۶۰)

جن مقامات میں دعائیں قبول ہوتی ہیں

۶۰۔ حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مسجد فتح'' میں پیر، منگل اور بدھ کے دن دعا فرمائی اور بدھ کے دن دو نمازوں کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مقبول ہوئی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

وَلَمْ یَنْزِلْ بِیْ اَمْرٌ مُهِمٌّ غَائِظٌ اِلَّا تَوَخَّیْتُ تِلْکَ السَّاعَةَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ فِیْهِ بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ یَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ فِیْ تِلْکَ السَّاعَةِ اِلَّا عَرَفْتُ الْاِجَابَةَ

یعنی، مجھے جب بھی کوئی مشکل درپیش ہوتی تو میں اُس وقت کا انتظار کرتا اور بدھ کے روز دو نمازوں کے درمیان اُسی لمحات میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے دعا کرتا تو مجھے یقین ہو جاتا کہ میری دعا قبول ہو گئی ہے۔

۶۰۔ حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء لامام ابی نعیم، ج ۱، ص ۲۳۶

اسے امام بخاری نے الادب (المفرد) میں اور امام احمد و امام بزار نے سند جید علیہم الرحمہ کے ساتھ روایت ہے۔ (٦١)

٦١۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ مُلْتَزَمٌ مَا يَدْعُوْ بِهِ صَاحِبُ عَاهَةٍ اِلَّا بَرَأَ

یعنی، رکن (حجر اسود) اور مقام (ابراہیم) کے درمیان "ملتزم" ہے، اس جگہ جو بھی پریشان حال دعا کرے تو اسے پریشانی سے نجات مل جاتی ہے۔

اسے امام طبرانی علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔ (٦٢)

٦٢۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَلْمُلْتَزَمُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ لَا يَسْأَلَ اللّٰهَ أَحَدٌ فِيْهِ شَيْئًا اِلَّا أَعْطَاهُ

یعنی، رکن (حجر اسود) اور بابِ (کعبہ) کے درمیان "ملتزم" کا مقام ہے، اِس جگہ جو بھی اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے کسی چیز کا سوال کرے تو وہ اسے عطا فرماتا ہے۔

اسے امام سعید بن منصور اور امام بیہقی علیہم الرحمہ نے روایت کیا ہے۔ (٦٣)

٦٣۔ حضرت سیدنا ربیعہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثُ مَوَاطِنٍ لَا تُرَدُّ فِيْهَا دَعْوَةُ عَبْدٍ: رَجُلٌ يَكُوْنُ فِى الْبَرِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَاهُ اِلَّا اللّٰهُ وَرَجُلٌ يَكُوْنُ مَعَهُ فِئَةٌ فَيَفِرُّ عَنْهُ أَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُ وَرَجُلٌ يَقُوْمُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

٦١۔ الادب المفرد للبخاری، باب الدعاء عند الاستخارة ٢٩٣، ص ٢٤٣، رقم ٧٠٤

٦٢۔ معجم الكبير للطبرانی، ج ١١، ص ٣٢١، رقم ١١٨٧٣، مجمع الزوائد مع بغية الرائد للهيثمی، ج ٣، ص ٥٥٠، رقم ٥٥١٦

٦٣۔ لم أجده فيما تحت يدي من كتب

یعنی، تین مقامات ایسے ہیں جہاں مانگی ہوئی دعائیں رد نہیں کی جاتی۔
(1) بندہ کسی ایسی جگہ ہو جہاں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے علاوہ دیکھنے والا نہ ہو۔ (2) بندہ اپنی جماعت کے ساتھ (جہاد میں برسر پیکار) ہو پھر اس کے ساتھی اسے تنہا چھوڑ جائیں لیکن یہ ثابت قدم رہے۔ (3) وہ بندہ جورات کے آخری حصے میں کھڑا (ہو کر نماز ادا) کرے۔
اسے امام ابو نعیم علیہ الرحمہ نے ''اخبار الصحابہ'' میں روایت کیا ہے۔ (٦٤)

کن الفاظوں میں مانگی ہوئی دعائیں قبول ہوتی ہیں

۶۴۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو ایک شخص نے ان الفاظوں میں دعا مانگی ﴿یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰاتِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ﴾ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
أَتَدْرُوْنَ بِمَاذَا دَعَا؟ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ دَعَا اللّٰہَ بِاسْمِہِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ أَجَابَ
یعنی، جانتے ہو اس نے کیسی دعا کی ہے؟ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ایسے نام کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ جب بھی اس کے ساتھ کوئی دعا مانگی جائے، وہ قبول ہوتی ہے۔
اسے امام بخاری علیہ الرحمہ نے الادب (المفرد) میں روایت کیا ہے۔ (٦٥)

۶۵۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور ایک شخص کھڑے ہو کر نماز پڑ رہا تھا، پھر جب اس نے رکوع وسجدہ کیا اور تشہد میں گیا تو یوں دعا کی:

٦٤۔ معرفة الصحابة لابی نعیم، ج ٢، ص ١١٠٢، رقم ٢٧٧٩، کنز العمال للمتقی، ج ٢، ص ١٥٩، رقم ٣٣٣٦، فیض القدیر للمناوی، ج ٣، ص ٣٢٢، رقم ٣٥١٣

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ [الْمَنَّانُ] بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بندے نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ جب بھی اس کے ساتھ دعا کی جائے، قبول ہوتی ہے اور اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو پورا ہوتا ہے۔

اسے امام حاکم علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(٦٦)

٦٦۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ

تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ کَانَ یَدْعُوْ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهِ اَجَابَ وَ اِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰی

یعنی، اس بندے نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ایسے نام کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ جب بھی اس نام کے ساتھ دعا کی جائے قبول ہوگی اور سوال کیا جائے تو عطا ہوگا۔

اسے امام حاکم علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(٦٧)

٦٧۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: جسے کوئی غم، پریشانی یا

٦٦۔ سنن ابی داؤو، کتاب الصلوٰة، باب الدعاء ٣٥٨، ص ٢٥٧، رقم ١٤٩٥، سنن النسائی، کتاب السهو، باب الدعاء بعد الذکر ٥٨، ض ٢١.١، رقم ١٣٠٠، سنن ابن ماجة، کتاب الدعاء، باب اسم الله الاعظم ٩، ص ٦٣٥، رقم ٣٨٥٨، مستدرك

مصیبت لاحق ہو یا کسی حکمراں سے خوفزدہ ہو اور وہ بندہ اِن کلمات کے ساتھ دعا کرے تو قبول کی جائے گی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ بِلاَ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ، رَبُّ السَّمٰوٰاتِ السَّبعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ [زیادۃ من الادب المفرد: وَأَسْأَلُکَ بِلاَ اِلٰہَ اِلَّا أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰاتِ السَّبعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ] وَاَسْأَلُکَ بِلاَ اِلٰہَ اِلَّا أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰاتِ السَّبعِ وَالْأَرْضِیْنَ السَّبعِ وَمَا فِیْھِنَّ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

(پہلے ان کلمات کو پڑھے) پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے اپنی حاجت کا سوال کرے۔

اسے امام بخاری علیہ الرحمہ نے الادب المفرد میں روایت کیا ہے۔(٦٨)

٦٨۔ حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا:

أَللّٰھُمَّ اِنِّی أَسْأَلُکَ بِأَنَّکَ أَنْتَ اللّٰہُ لاَ اِلٰہَ اِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا أَحَدٌ

تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ سَأَلْتَ اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْأَعْظَمِ الَّذِی اِذَا سُئِلَ بِہٖ أَعْطٰی وَ اِذَا دُعِیَ بِہٖ أَجَابَ

یعنی، تو نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے اور جب بھی ان کے ساتھ سوال کیا جائے تو عطا ہوگا اور دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔

اسے امام حاکم علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(٦٩)

٦٨۔ الأدب المفرد للبخاری ، باب اذا خاف السلطان ٢٩٤ ، ص ٢٤٥ ، رقم ٧٠٩

٦٩۔ سنن ابی داؤو ، کتاب الصلوٰۃ ، باب الدعاء ٣٥٦ ، ص ٢٥٧ ، رقم ١٤٩٣ ، سنن النسائی ، کتاب السھو ، باب الدعاء بعد الذکر ٥٨ ، ص ٢١٢ ، رقم ١٣٠١ ، سنن ابن ماجۃ ، کتاب الدعاء ، باب اسم اللّٰہ الاعظم ٩ ، ص ٦٣٥ ، رقم ٣٨٥٧ ، مستدرك

۶۹۔ حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا قَالَ الْعَبْدُ یَارَبِّ یَارَبِّ اَرْبَعًا قَالَ اللّٰہُ لَبَّیْکَ عَبْدِیْ سَلْ تُعْطَ

یعنی، جب بندہ (دعا مانگتے وقت) چار مرتبہ یارَبِّ، یارَبِّ، کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے بندے! میں تیری پکار سن رہا ہوں تو سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔

اسے امام بزار نے نیز امام ابوالشیخ نے (کتاب) الثواب میں روایت کیا ہے اور امام دیلمی علیہم الرحمہ نے بھی حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔(۷۰)

۷۰۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور نبی کریم ﷺ ایک صبح حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا کوئی ایسا اسم مبارک بیان فرمائیں کہ میں جب بھی اس کے ساتھ دعا مانگوں تو قبول ہو جائے اور جب بھی اس کے ساتھ کوئی سوال کروں تو عطا کیا جائے تو حضور نبی کریم ﷺ نے چہرۂ اقدس کو دوسری طرف پھیر لیا تو حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہوئیں اور وضو کیا اور پھر دعا کی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَبِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِہٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِہٖ اَعْطَیْتَ

تو حضور نبی کریم ﷺ نے (یہ کلمات سن کر) ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! (جس نام کا تو نے مجھ سے سوال کیا تھا یعنی اسم اعظم) وہ انہیں کلمات میں ہے۔

۷۰۔ مسند الفردوس للدیلمی، ج ۱، ص ۲۸۶، رقم ۱۱۲۲، فتح الباری فی شرح البخاری لابن حجر، ج ۱۱، ص ۲۲۵، کنز العمال للمتقی، ج ۲، ص ۸۸، رقم ۳۱۳۲، مجمع الزوائد مع بغیۃ الرائد للھیثمی، ج ۱۰، ص ۲۴۵، رقم ۱۷۲۷۳

اسے امام طبرانی علیہ الرحمہ نے (معجم) الاوسط میں روایت کیا ہے۔ (۷۱)

۷۱۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا وہ اسم اعظم جس کے ساتھ جب بھی دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے سورۂ آل عمران کی اس آیت مبارکہ میں ہے:

﴿اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ (۷۲)

ترجمہ: اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے چھین لے، اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے، بیشک تو سب کچھ کرسکتا ہے۔

اسے امام طبرانی علیہ الرحمہ نے (معجم) الکبیر میں روایت کیا ہے۔ (۷۳)

۷۲۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جو کوئی ان پانچ کلمات کو پڑھ کر دعا کرے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے کسی شئی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اسے عطا فرماتا ہے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

۷۱۔ معجم الاوسط للطبرانی، ج ۱، ص ۱٦٤، رقم ٥١٤، مجمع البحرین للهیثمی، ج ۸، ص ۱۸، رقم ٤٦٣٥، کتاب الدعاء للطبرانی، ص ۸۳٥، رقم ۱۲۰، مجمع الزوائد مع بغیة الرائد للهیثمی، ج ۱۰، ص ۲٤۱، رقم ۱۷۲٦۲

۷۲۔ آل عمران ۳: آیت ۲٦

۷۳۔ معجم الکبیر للطبرانی، ج ۱۲، ص ۱۷۱، رقم ۱۲۷۹۲، مجمع الزوائد مع بغیة الرائد للهیثمی، ج ۱۰، ص ۲٤۱، رقم ۱۷۲٦۲

اسے امام طبرانی علیہ الرحمہ نے (معجم) کبیر و اوسط میں سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔(۷۴)

۷۳۔ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور نبی کریم ﷺ عصر کی نماز ادا فرما رہے تھے اتنے میں ایک کتا آگے سے گزرنے لگا تاکہ نماز قطع کر دے تو (یہ دیکھ کر) حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کتے کے لیے بددعا کی تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس کتے کو ہلاک کر دیا۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نے نماز مکمل فرمائی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تم نے کن الفاظوں میں اس کے لیے بددعا کی تھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

سُبْحَانَکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

اے اللہ! اس کتے کو ہلاک کر دے، اس سے قبل کہ یہ تیرے نبی ﷺ کی نماز کو قطع کرے۔

تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بیشک تو نے ایسے کلمات کے ساتھ دعا کی تھی کہ اگر تو اس کے ساتھ تمام زمین و آسمان پر رہنے والوں کیلئے بھی دعا کرتا تو بھی تیری دعا کو قبول کیا جاتا۔

اسے امام طبرانی علیہ الرحمہ نے (معجم) کبیر میں روایت کیا ہے۔(۷۵)

۷۴۔ حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ بتاؤں جو میں نے کئی مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ سے سنی ہے اور اسی طرح کئی مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے۔ جس شخص نے صبح و شام یہ کلمات کہے:

۷۴۔ معجم الکبیر للطبرانی، ج ۱۹، ص ۳۶۱، رقم ۸۴۹، مجمع الزوائد مع بغیة الرائد للهیثمی، ج ۱۰، ص ۲۴۱، رقم ۱۷۲۶۴

۷۵۔ معجم الکبیر للطبرانی، ج ۱۲، ص ۴۴۳، رقم ۱۳۶۱۱، مجمع الزوائد مع بغیة الرائد للهیثمی، ج ۱۰، ص ۲۴۱، رقم ۱۷۲۶۵

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَأَنْتَ تَهْدِیْنِیْ وَأَنْتَ تُطْعِمُنِیْ وَأَنْتَ تَسْقِیْنِیْ وَأَنْتَ تُمِیْتُنِیْ وَأَنْتَ تُحْیِیْنِیْ

تو وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے جس شئی کا بھی سوال کرے گا اللہ تعالیٰ جل جلالہ اسے عطا فرمائے گا۔

حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور انہیں یہ حدیث سنائی تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو یہ کلمات عطا فرمائے تھے تو وہ ہر روز اِسے سات مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے جس بھی شئی کا سوال کرتے تھے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ انہیں عطا فرماتا تھا۔

اسے امام طبرانی علیہ الرحمہ نے (معجم) اوسط میں سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔(۷٦)

۷۵۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسی دعا بھی ہے جو ردّ نہیں کی جاتی؟ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اس کے ساتھ (دعا مانگا) کرو:

أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الْأَعْلَی الْأَعَزِّ الْأَجَلِّ الْأَکْرَمِ

اسے امام طبرانی علیہ الرحمہ نے (معجم کبیر واوسط میں) روایت کیا ہے۔(۷۷)

۷٦۔ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بھائی (حضرت سیدنا) ذوالنون (یونس علیہ السلام) نے مچھلی کے پیٹ میں ان کلمات کے ساتھ دعا کی تھی:

۷٦۔ معجم الاوسط للطبرانی، ج ۱، ص ٤۳٤، رقم ۱۰۲۸، مجمع الزوائد مع بغیة الرائد للهیثمی، کتاب الاذکار، ج ۱۰، ص ۱٦۰، رقم ۱۷۰۱۵، مجمع البحرین للهیثمی، ج ۷، ص ۳۳۹، رقم ٤۵۵۵

۷۷۔ معجم الکبیر للطبرانی، ج ۱۱، ص ۳٦۰، رقم ۱۲۰۱۵، مجمع الزوائد مع بغیة الرائد للهیثمی، ج ۱۰، ص ۲٤۰، رقم ۱۷۲٦۱

لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ

اگر کوئی مسلمان اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اسے قبول فرماتا ہے۔

اسے امام حاکم علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۷۸)

۷۷۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ بایں الفاظ دعا مانگی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُکَ اِیْمَانًا لَا یَرْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَمُرَافِقَةَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ فِیْ أَعْلٰی دُرَجِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ

تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا۔

اسے امام حاکم علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۷۹)

۷۸۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے قریب سے گزرے تو وہ کہہ رہا تھا:

یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب سوال کرو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے تیری جانب خاص نظر فرمائی ہوئی ہے۔

اسے امام حاکم علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۸۰)

۷۹۔ حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ [لِلّٰهِ] مَلَکًا مُوَکَّلٌ بِمَنْ یَّقُوْلُ: یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ: فَمَنْ

۷۸۔ مسند بزار، ج ۳، ص ۳۶۳، رقم ۱۱۶۳، کشف الاستار للهیثمی، کتاب الادعیة ،باب دعوة ذی النون، ج ٤، ص ٤٢، رقم ٣١٤٩، جمع الجوامع للسیوطی، ج ٥، ص ٨، رقم ١٤١٠٢، مستدرك للحاكم، كتاب الدعاء، ج ١، ص ٦٩٠، رقم ١٩١٤

۷۹۔ مستدرك للحاكم، كتاب الدعاء، ج ١، ص ٧١٥، رقم ١٩٨٠، حلية الأولياء و طبقات الاصفياء لابی نعیم، ج ١، ص ١٢٧

۸۰۔ مستدرك للحاكم، كتاب الدعاء، ج ١، ص ٧٣٧، رقم ٢٠٤٧

قَالَهَا ثَلاثًا قَالَ لَهُ الْمَلَکُ : اِنَّ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَدْ أَقْبَلَ عَلَيْکَ فَسَلْ

"يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ" کہنے والے پر (اللہ تعالیٰ کا) ایک فرشتہ مقرر ہے پس جو شخص تین مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے کہ بے شک "ارحم الراحمین" نے تیری جانب خاص نظر فرمائی ہوئی ہے، اب اپنا سوال پیش کر۔

اسے امام حاکم علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۸۱)

۸۰۔ حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کی رات ان دس کلمات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھا تو پھر وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے جو بھی سوال کرے، وہ قبول فرمائے گا بشرط یہ کہ وہ بندہ قطع رحمی اور کسی گناہ کی دعا نہ کرے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ عَرْشُهُ، سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْأَرْضِ مَوْطِئُهُ، سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهُ، سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهُ، سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ، سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقُبُوْرِ قَضَاؤُهُ، سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَاءِ رُوْحُهُ، سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ، سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْأَرْضَ، سُبْحَانَ الَّذِیْ لا مَنْجَأً [مَلْجَأً] مِنْهُ اِلَّا اِلَیْهِ

اسے امام ابویعلی، امام طبرانی اور امام ابن ابی الدنیا نے "کتاب الاضاحی" میں روایت کیا ہے۔(۸۲)

۸۱۔ مستدرك للحاكم، كتاب الدعاء، ج ۱، ص ۷۳۸، رقم ۲۰۴۸

۸۲۔ معجم الكبير للطبرانی، ج ۱۰، ص ۲۸۰، رقم ۱۰۵۵٤، مسند ابی يعلی موصلی، ج۹، ص ۲٦٤، رقم ۵۳۸۵، المطالب العالية لابن حجر، ج ۷، ص ۲۱، رقم ۱۲٤۱، المصنّف لابن ابی شيبة، كتاب الدعاء، باب ما يدعى به فی ليلة عرفة، ج ۱۰، ص ۱۸۱، رقم ۳۰۳۲۰، مجمع الزوائد مع بغية الرائد للهيثمی، كتاب الحج، باب فی [illegible]

۸۱۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کوئی حاجت طلب کرنا چاہو اور تمہاری آرزو ہو کہ وہ پوری ہو جائے تو اس طرح کہو:

لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ [اَلْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ]، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ الْحَكِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴿ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْنَ ﴾ ﴿ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحَاهَا ﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، اَللّٰهُمَّ لا تَدَعْ [لَنَا] ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ، وَ لا هَمًّا اِلَّا فَرَجْتَهُ، وَلا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهُ، وَ لا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اسے امام طبرانی علیہ الرحمہ نے (معجم) الاوسط میں روایت کیا ہے۔(۸۳)

۸۲۔ حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد گرامی (سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا اپنے حواریوں (صحابیوں) کو سکھائی تھی پس اگر تم پر اُحد (پہاڑ) کے برابر بھی قرض ہوگا اور تم یہ دعا پڑھو گی تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اُسے اُتار دے گا، میں نے عرض کی ضرور بتایئے! تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھا کرو:

۸۳۔ معجم الصغير للطبرانی مع تحقيق الروض الدانی، ج ۱، ص ۲۱۳، رقم ۳۴۱، مجمع الزوائد مع بغية الرائد للهيثمی، كتاب الادعية، ج ۱۰، ص ۲۴۲، رقم ۱۷۲۶۶

اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْکُرُوْبِ مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَمَّنْ سِوَاکَ

یعنی، اے اللہ! اے فکروں کو دور کرنے والے، غموں کے مٹانے والے، پریشان حالوں کی دعائیں قبول کرنے والے، دنیا و آخرت میں مہربانی فرمانے والے، تو ہی تو مجھ پر رحم کرنے والا ہے، اے رحم فرمانے والے! تو مجھ پر ایسی رحمت فرما جو مجھے دوسروں سے بے نیاز کر دے۔

اسے امام بزار و امام حاکم علیہم الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۸٤)

۸۳۔ حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا نہ بتاؤں کہ جب تم اسے مانگو اور تم پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اسے اُتار دے گا، میں نے عرض کی ضرور ارشاد فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، تُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی اللَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ﴾ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ، وَرَحِیْمَھُمَا، تُعْطِیْ مَنْ تَشَاءُ مِنْھُمَا، وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ، اِرْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَّحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ، اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ، وَاقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ، وَتَوَفَّنِیْ فِیْ

۸٤۔ مسند بزار، ج ۱، ص ۱۳۱، رقم ٦۲، مستدرک للحاکم، کتاب الدعاء، ج ۱، ص۷۰۳، رقم ۱۹۵۰، مسند ابی بکر الصدیق لامام المروزی، ص ۷۹، رقم ٤۰. مجمع الزوائد مع بغیۃ الرائد للھیثمی، کتاب الادعیۃ، ج ۱۰، ص ۲۹۹، رقم ۱۷٤٤٤

عِبَادَتِکَ، وَجِهَادٍ فِی سَبِیلِکَ

اسے امام طبرانی علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۸۵)

۸۴۔ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائے تھے پس اگر تم پر پہاڑ جتنا بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اسے اُتار دے گا، تم پڑھا کرو:

أَللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَأَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

اسے امام حاکم علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے اور اس کی تصحیح فرمائی ہے۔(۸۶)

۸۵۔ حضرت سیدنا معروف کرخی علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ جو بندہ بستر سے اٹھتے (یا اچانک بے قرار ہو کر جاگتے) وقت یہ دعا پڑھتا ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ فَاِنَّهُمَا بِیَدِکَ لَا یَمْلِکُهُمَا أَحَدٌ سِوَاکَ

تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ارشاد فرماتا ہے جو کہ لوگوں کی حاجات پوری کرنے پر مامور ہیں، اے جبرائیل! میرے اس بندے کی حاجت پوری کر دے۔

اسے امام ابو نعیم علیہ الرحمہ نے حلیۃ (الاولیاء) میں روایت کیا ہے۔(۸۷)

۸۶۔ حضرت یحیٰ بن سلیم طائفی علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ

۸۵۔ معجم الکبیر للطبرانی، ج ۲۰، ص ۱۵۹، رقم ۳۳۲، مجمع الزوائد مع بغیة الرائد للهیثمی، کتاب الادعیة، ج ۱۰، ص ۲۹۸، رقم ۱۷۴۴۲

۸۶۔ مستدرک للحاکم، کتاب الدعاء، ج ۱، ص ۷۳۰، رقم ۲۰۲۵، مشکوة المصابیح، کتاب الدعوات، باب الدعوات فی الاوقات، الفصل الثانی، ص ۷۵۶، رقم ۲۴۴۹

۸۷۔ حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء لامام ابی نعیم، ترجمة معروف الکرخی، ج ۸، ص ۳۶۶

السلام نے ایک مرتبہ اپنے ربّ جل جلالہ سے کسی شئی کا سوال کیا تو اس کی تکمیل میں (حکمت الٰہی کی وجہ سے) کچھ تاخیر ہوگئی تو انہوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی: مَا شَاءَ اللّٰہُ، اتنا کہنا تھا کہ ان کی حاجت پوری ہوگئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بارگاہ میں عرض کی (اور اس حکمت کے بارے میں دریافت کیا) تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ کیا تمہیں معلوم نہیں، تمہارے "مَاشَاءَ اللّٰہُ" کہنے نے تمہاری حاجت کو پورا کر دیا۔

اسے عبداللہ بن احمد (بن حنبل) علیہ الرحمہ نے "زوائد زھد" میں روایت کیا ہے۔(۸۸)

۸۷۔ حضرت یحییٰ بن سلیم طائفی علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ ملک الموت علیہ السلام کے نزدیک حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام تمام دنیا والوں سے زیادہ معزز تھے تو انہوں نے ربّ تعالیٰ جل جلالہ سے یعقوب علیہ السلام کے پاس جانے کی اجازت طلب کی تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس کی اجازت عطا فرمائی (جب ملک الموت علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے) تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان سے فرمایا: میں تمہیں اس ذات کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے تجھے پیدا کیا ہے کیا تو نے یوسف کی روح قبض کر لی ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، پھر ملک الموت علیہ السلام نے فرمایا، اے یعقوب! کیا میں تمہیں کچھ کلمات نہ سکھاؤ آپ نے فرمایا ضرور سکھاؤ! تو انہوں نے کہا آپ یہ پڑھیں:

یَاذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَا یَنْقَطِعُ اَبَدًا وَّلَا یُحْصِیْہِ غَیْرُکَ

تو سیدنا یعقوب علیہ السلام نے انہیں رات میں پڑھا اور ابھی صبح بھی نہیں ہوئی تھی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص اِن کے چہرے پر لا کر ڈال دی گئی۔

اسے امام ابن ابی الدنیا نے "کتاب الفرج بعد الشدۃ" میں کچھ الفاظ کے تغیر سے روایت کیا ہے۔(۸۹)

۸۸۔ کتاب الزھد لامام احمد بن حنبل، ص ۵۹، رقم ۳۵۶

۸۹۔ کتاب الفرج بعد الشدۃ لامام ابن ابی الدنیا، ص ۳۳، رقم ۳۹

۸۸۔ حضرت سیدنا ابراہیم بن خلاد علیہ الرحمہ سے روایت ہے: حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک مرتبہ سیدنا یعقوب علیہ السلام کے پاس تشریف لائے تو آپ نے اپنی پریشانی کا ان سے تذکرہ کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا، کیا میں آپ کو وہ کلمات نہ سکھاؤں کہ اگر اس کے ذریعے سے آپ اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے دعا کریں تو وہ آپ کی پریشانی دور فرمادے؟ آپ پڑھا کریں:

یَا مَنْ لَا یَعْلَمُ کَیْفَ ھُوَ اِلَّا ھُوَ، وَیَا مَنْ لَا یَبْلُغُ قُدْرَتَهُ غَیْرُہُ فَرِّجْ عَنِّیْ

اسے پڑھنے کے ساتھ ہی ان کے پاس (یوسف علیہ السلام کی) خوش خبری آگئی۔ اسے امام ابن ابی الدنیا علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۹۰)

۸۹۔ حضرت قزعہ بن سوید نے سیدنا ابوعبداللہ مؤذن طائف سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام ایک مرتبہ سیدنا یوسف علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے یوسف، کیا تم پر قید کی آزمائش سخت ہوگئی ہے؟ تو انہوں نے عرض کی ہاں، پھر آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو:

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ مِنْ کُلِّ مَا أَھَمَّنِیْ وَأَکْرَبَنِیْ مِنْ أَمْرِ دُنْیَایَ وَأَمْرِ آخِرَتِیْ فَرَجًا وَمَخْرَجًا وَارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ لَا أَحْتَسِبُ وَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَثَبِّتْ رَجَائِیْ وَاقْطَعْهُ عَنْ سِوَاکَ حَتّٰی لَا أَرْجُوْ أَحَدًا غَیْرُکَ

اسے امام عبداللہ اور امام ابن ابی الدنیا علیہم الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۹۱)

۹۰۔ حضرت مدلج بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ اپنے ایک قریشی شیخ سے روایت کرتے ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک مرتبہ سیدنا یعقوب علیہ السلام سے فرمانے لگے، یہ پڑھا کریں:

۹۰۔ کتاب الفرج بعد الشدة لامام ابن ابی الدنیا، ص ۳۴، رقم ۴۱

۹۱۔ کتاب الفرج بعد الشدة لامام ابن ابی الدنیا، ص ۳۵، رقم ۴۵

يَا كَثِيْرَ الْخَيْرِ يَا دَائِمَ الْمَعْرُوْفِ

پس اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان پر وحی فرمائی کہ تو نے مجھ سے ایسے کلمات کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ اگر تیرے دونوں بیٹے انتقال کر چکے ہوتے تو میں تیرے لیے انہیں بھی زندہ کر دیتا۔

اسے امام ابن ابی الدنیا علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۹۲)

۹۱۔ حضرت سیدنا سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: مجھے ایک مرتبہ کوئی سخت مشکل پیش آئی تو میں رات کے وقت مسجد النبی ﷺ کی طرف نکلا اتنے میں وہاں کنکریوں کی آواز سنائی دی میں نے توجہ کی تو کوئی نظر نہ آیا البتہ کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا: اپنی مشکل کے لیے اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے دعا کرو اور یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ فَاِنَّكَ لَنَا مَالِكٌ [أى الذى فى السموات والارض] وَاِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ مُقْتَدِرٌ وَاِنَّكَ مَا تَشَاءُ مِنْ أَمْرٍ يَكُنْ

ارشاد فرماتے ہیں: پس جس بھی کام کیلئے میں نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے اِس کے ساتھ دعا کی سو وہ پورا ہوا۔

اسے امام ابن عساکر علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(۹۳)

فائدہ

۹۲۔ امام دینوری علیہ الرحمہ نے ''المجالسة'' میں نقل کیا ہے جس نے صبح کے وقت یہ کہا:

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى الدَّيَّانِ الَّذِىْ لَا وَلَدَ لَهُ وَلَا وَالِدٌ وَلَا صَاحِبَةٌ وَلَا شَرِيْكٌ أَشْهَدُ أَنَّ نُوْحًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ مُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَاَنَّ دَاوٗدَ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ وَاَنَّ

۹۲۔ كتاب الفرج بعد الشدة لامام ابن ابى الدنيا، ص ۳۵، رقم ۴۶

۹۳۔ لم أجده فيما تحت يدى من كتب

عِیسٰی رُوحُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ وَلَا نَبِیَّ بَعْدَهُ

اسے اُس شام تک نہ تو سانپ ڈسے گا اور نہ ہی بچھو ڈنک مارے گا اور نہ اسے کسی بادشاہ، سلطان، جادوگر اور کاھن کا خوف لاحق ہوگا اور اگر اس نے یہ کلمات شام میں کہے تو صبح تک کسی کا خوف نہ رہے گا۔

۹۳۔ بعض لوگوں نے کہا: دنیا و آخرت کی بھلائی دو چیزوں میں ہے: (۱) پرہیزگاری (۲) غِنٰی۔ جبکہ دنیا و آخرت کی مصیبت دو چیزوں میں ہے: (۱) فخر (۲) فقر

۹۴۔ بعض لوگوں نے کہا: ہم نے اپنے نفس کی راحت کو تلاش کیا تو لایعنی کاموں کے چھوڑنے سے زیادہ راحت کسی چیز میں نہیں پائی۔

۹۵۔ بعض لوگوں نے کہا: لوگوں میں سب سے زیادہ صبر کرنے والا دراصل وہ ہے جو اپنے راز کو کسی دوست پر آشکار نہیں کرتا کہ مبادا اِن کے درمیان لڑائی ہو اور وہ اس کے راز کو افشاں کردے۔

۹۶۔ "حکم" میں ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جب کوئی تعریف کرتا تو آپ کہتے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ أَعْلَمُ مِنْھُمْ بِنَفْسِیْ وَاَنَا أَعْلَمُ بِنَفْسِیْ مِنْھُمْ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ خَیْرًا مِمَّا یَحْسَبُوْنَ وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَعْلَمُوْنَ وَلَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا یَقُوْلُوْنَ

یعنی، اے اللہ! تو ان لوگوں سے مجھے زیادہ جانتا ہے اور میں ان لوگوں سے زیادہ اپنے بارے میں واقف ہوں، اے اللہ! مجھے ان لوگوں کے گمانوں سے زیادہ اچھا بنادے اور جن اعمال سے یہ لوگ ناواقف ہیں اُن سے میری مغفرت فرما اور ان کی باتوں پر میرا مواخذہ نہ فرما۔ (۹۴)

وصلی اللہ تعالی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

خاتمہ

۹۷۔ حضرت سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور نماز پڑھی اور پھر کہنے لگا" اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِیْ" تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے نمازی تو نے بہت جلد کی ہے: جب تم نماز پڑھو تو اس میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی حمد بیان کرو پھر (مکمل کرنے کے بعد) بیٹھو تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ایسی حمد بیان کرو جس کا وہ حق دار ہے پھر مجھ پر دُرود پاک پڑھو اور پھر دعا مانگو: اتنے میں ایک اور شخص آیا اس نے نماز پڑھی پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی حمد بیان کی اور پھر حضور نبی کریم ﷺ پر دُرود پاک بھیجا: تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: اب سوال کرو تمہیں دیا جائے گا۔

اسے امام طبرانی علیہ الرحمہ نے (معجم) الکبیر میں روایت کیا ہے۔(۹۵)

۹۸۔ حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوبٌ حَتَّى يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ [مُحَمَّدٍ] ﷺ وَآلِ مُحَمَّدٍ

جب تک حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کی آل پر دُرود نہ پڑھا جائے، دعا موقوف رہتی ہے۔

اسے امام طبرانی علیہ الرحمہ نے (معجم) الاوسط میں روایت کیا ہے۔(۹۶)

۹۹۔ حضرت سیدنا احمد بن ابو الحواری علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ ان سے حضرت ابوسلیمان (دارانی) علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا: جب بھی اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے

۹۵۔ معجم الکبیر للطبرانی، ج ۱۸، ص ۳۰۸، رقم ۷۹۴، مجمع الزوائد مع بغیة الرائد للهیثمی، ج ۱۰، ص ۲۳۹، رقم ۱۷۲۵۷

۹۶۔ معجم الاوسط للطبرانی، ج ۱، ص ۲۲۰، رقم ۷۲۱، مجمع الزوائد مع بغیة الرائد للهیثمی، ج ۱۰، ص ۲۴۷، رقم ۷۲۷۸، مجمع البحرین للهیثمی، ج ۸، ص ۲۱،

کسی شئی کے بارے میں سوال کروتو پہلے حضور نبی کریم ﷺ پر دُرود پاک پڑھو پھر اپنا سوال پیش کرواور پھر دعا کو حضور نبی کریم پھر دُرود بھیجنے پر ختم کرو، بیشک یہ دونوں دعائیں (یعنی اوّل وآخر دُرود پاک) ردّ نہیں ہوتیں تو بھلا اِن کے درمیان والی دعا کیونکر ردّ ہوگی۔(۹۷)

تمت

اللہ تعالیٰ جل جلالہ اِس کاوش کو خاص اپنے فضل سے قبول فرمائے اور دنیا وآخرت میں میرے اور جملہ اُمت مسلمہ کے لیے توشہ رحمت ومغفرت ونجات بنائے۔آمین

۹۷۔ لم أجده فی الحلیة تحت ترجمة أبی سلیمان الدارانی و احمد بن ابی الحواری. واللہ أعلم

ماخذ و مراجع

۱ ترجمہ کنزالایمان — امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان (م:۱۳۴۰)

۲ تفسیر ابن جریر طبری - امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری (م:۳۱۰ھ) مرکز ہجر للبحوث والدراسات مصر

۳ تفسیر دُرِ منثور — امام جلال الدین سیوطی شافعی (م:۹۱۱ھ) مرکز ہجر للبحوث والدراسات مصر

۴ بخاری شریف — امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (م:۲۵۶ھ) دار ابن کثیر، بیروت

۵ مسلم شریف — امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری (م:۲۶۱ھ) دار طیبہ، ریاض (۱۴۲۶ھ)

۶ ترمذی شریف — امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م:۲۷۹ھ) مکتبۃ المعارف، ریاض

۷ ابوداؤد شریف — امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث (م:۲۷۵ھ) مکتبۃ المعارف، ریاض

۸ نسائی شریف — امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب (م:۳۰۳ھ) مکتبۃ المعارف، ریاض

۹ ابن ماجہ شریف — امام ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (م:۲۷۳ھ) دار احیاء الکتب العربیہ، بیروت

۱۰ مؤطا شریف — امام مالک بن انس حمیری (م:۱۷۹ھ) دار احیاء التراث العربی، بیروت

۱۱ مصنف ابن ابی شیبہ — امام ابوبکر عبداللہ بن محمد (م:۲۳۵ھ) مکتبۃ الرشد، ریاض (۱۴۲۵ھ)

۱۲ مسند احمد بن حنبل — امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (م:۲۴۱ھ) مؤسسۃ الرسالہ، بیروت (۱۴۱۶ھ

۱۳ المصنف — امام ابوبکر عبدالرزاق صنعانی (م:۲۱۱ھ) مجلس العلمی، بیروت

۱۴ صحیح ابن حبان — امام ابوحاتم محمد بن حبان بستی (م:۳۵۴ھ) دار باوزیر، بیروت، لبنان

۱۵ صحیح ابن حبان — امام ابوحاتم محمد بن حبان بستی (م:۳۵۴ھ) مؤسسۃ الرسالہ بیروت (۱۴۰۸ھ

۱۶ مسند ابی داؤد طیالسی — امام سلیمان بن داؤد بن الجارود (م:۲۰۳ھ) مرکز ہجر للبحوث والدراسات مصر

۱۷ شرح السنۃ — امام حسین بن مسعود بغوی (م:۵۱۶ھ) المکتب الاسلامی، بیروت

۱۸ تاریخ بغداد — امام ابوبکر احمد خطیب بغدادی (م:۴۶۳ھ) دار الحرب الاسلامی، بیروت

۱۹ الادب المفرد — امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (م:۲۵۶ھ) دار الصدیق، بیروت

۲۰ مسند عبد بن حمید — امام ابومحمد عبد بن حمید کشی (م:---ھ) دار بلنسیہ، ریاض، سعودی عرب

۲۱ نوادر الاصول — امام ابوعبداللہ محمد حکیم الترمذی (م:---ھ) مکتبۃ الامام البخاری، قاہرہ

۲۲ معجم الکبیر — امام ابوالقاسم سلیمان طبرانی (م:۳۶۰ھ) مکتبۃ ابن تیمیہ، قاہرہ

۲۳ معجم الاوسط — امام ابوالقاسم سلیمان طبرانی (م:۳۶۰ھ) دار الحرمین، مصر (۱۴۱۵ھ)

کتاب	مصنف	وفات	ناشر
۲۴ معجم صغیر مع الروض	امام ابوالقاسم سلیمان طبرانی	(م: ۳۶۰ھ)	المکتب الاسلامی، بیروت
۲۵ مسند ابی یعلی موصلی	امام حافظ احمد بن علی التمیمی	(م: ۳۰۷ھ)	دار المامون للتراث، بیروت
۲۶ مستدرک للحاکم	امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری	(م: ۴۰۵ھ)	دار الحرمین، مصر (۱۴۱۷ھ)
۲۷ شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	(م: ۴۵۸ھ)	مکتبۃ الرشد ریاض (۱۴۲۳ھ)
۲۸ الاستذکار	امام ابوعمر یوسف ابن عبدالبر	(م: ۴۶۳ھ)	دار قتیبہ بیروت و دار الوعی قاہرہ
۲۹ مسند ابی بکر الصدیق	امام ابی بکر احمد بن علی اموی مروزی	(م: ۴۹۴ھ)	المکتب الاسلامی، بیروت
۳۰ مسند بزار	امام ابوبکر احمد بن عمرو البزار	(م: ۴۹۴ھ)	مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ
۳۱ الفردوس بماثور الخطاب	امام ابوشجاع شیرویہ دیلمی	(م: ۵۰۹ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت (۱۴۰۶ھ
۳۲ الاحادیث المختارۃ	امام ضیاء الدین محمد مقدسی حنبلی	(م: ۶۴۳ھ)	دار خضر، بیروت (۱۴۲۱ھ)
۳۳ مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی	(م: ۷۴۲ھ)	المکتب الاسلامی، بیروت (۱۳۹۹ھ
۳۴ مجمع البحرین	امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی	(م: ۸۰۷ھ)	مکتبۃ الرشد، ریاض
۳۵ کشف الاستار	امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی	(م: ۸۰۷ھ)	مؤسسۃ الرسالہ بیروت (۱۴۰۴ھ)
۳۶ مجمع الزوائد مع بغیۃ	امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی	(م: ۸۰۷ھ)	دار الفکر، بیروت
۳۷ کشف الخفاء	امام اسماعیل بن محمد عجلونی جراحی	(م: ۱۱۶۲ھ)	مکتبۃ القدسی، دمشق (۱۳۵۱ھ)
۳۸ تاریخ دمشق الکبیر	امام علی بن حسن ابن عساکر	(م: ۵۷۱ھ)	دار الفکر، بیروت (۱۴۱۵ھ)
۳۹ کنز العمال	امام علاء الدین علی متقی ہندی	(م: ۹۷۵ھ)	مؤسسۃ الرسالہ، بیروت
۴۰ الکامل فی الضعفاء	امام ابی احمد ابن عدی جرجانی	(م: ۳۶۵ھ)	دار الفکر، بیروت
۴۱ کتاب الزہد	امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی	(م: ۲۴۱ھ)	دار الکتب العلمیہ، بیروت
۴۲ اتحاف الخیرۃ المہرۃ	امام ابن حجر عسقلانی	(م: ۸۵۶ھ)	مکتبۃ الرشد، ریاض
۴۳ المطالب العالیہ	امام ابن حجر عسقلانی	(م: ۸۵۶ھ)	دار العاصمۃ، ریاض
۴۴ صحیح ابن خزیمہ	امام ابوبکر محمد بن اسحاق سلمی	(م: ۳۱۱ھ)	المکتب الاسلامی، بیروت
۴۵ مسند ابوعوانہ	امام یعقوب بن اسحاق اسفرائینی	(م: ۳۱۶ھ)	دار المعرفۃ، بیروت

۴۶ بغیۃ الباحث | امام نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی (م:۸۰۷ھ) | الجامعۃ الاسلامیۃ، مدینہ منورہ

۴۷ موارد الظمآن | امام نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی (م:۸۰۷ھ) | دار الثقافۃ العربیۃ، بیروت

۴۸ جمع الجوامع | امام جلال الدین سیوطی شافعی (م:۹۱۱ھ) | دار السعادۃ جامعہ ازہر، بیروت

۴۹ جامع صغیر | امام جلال الدین سیوطی شافعی (م:۹۱۱ھ) | شرکۃ ألفا للنشر والانتاج الفنی

۵۰ اللآلی المصنوعۃ | امام جلال الدین سیوطی شافعی (م:۹۱۱ھ) | دار المعرفۃ، بیروت

۵۱ تقریب البغیۃ | امام نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی (م:۸۰۷ھ) | دار الکتب العلمیہ، بیروت

۵۲ حلیۃ الاولیاء | امام ابو نعیم اصبہانی (م:۴۳۰ھ) | دار الکتب العلمیہ، بیروت

۵۳ المرض والکفارات | امام ابو بکر عبد اللہ ابن ابی الدنیا (م:۲۸۱ھ) | الدار السلفیۃ، ممبئی، انڈیا

۵۴ قضاء الحوائج | امام ابو بکر عبد اللہ ابن ابی الدنیا (م:۲۸۱ھ) | مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت

۵۵ الفرج بعد الشدۃ | امام ابو بکر عبد اللہ ابن ابی الدنیا (م:۲۸۱ھ) | مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت

۵۶ فیض القدیر | امام عبد الرؤف المناوی (م:--ھ) | دار المعرفۃ، بیروت (۱۳۹۱ھ)

۵۷ مسند الشہاب | امام قاضی محمد بن سلامۃ القضاعی (م:--ھ) | مؤسسۃ الرسالہ، بیروت

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارس حفظ و ناظرہ

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت صبح و رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت صبح اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درس نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دار الافتاء

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت مسلمانوں کے روزمرّہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دار الافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلہ اشاعت

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے۔ جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کرکے تقسیم کی جاتی ہے۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

ہفتہ واری اجتماع

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے زیرِ اہتمام نور مسجد کاغذی بازار میں ہر پیر کو رات بعد نماز عشاء فوراً ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں مختلف علماء کرام مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے۔ جس میں مختلف علماء اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لئے اور کیسٹیں سماعت کے لئے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔

روحانی پروگرام

تسکینِ روح اور تقویت ایمان کے لئے شرکت کریں
ہر شبِ جمعہ نمازِ تہجد اور ہر اتوار عصر تا مغرب ختم قادریہ اور خصوصی دعا